حلیۂ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

احادیثِ شمائل کا

منظوم ترجمہ

عبد السلام مضطر

ہنسوری

ادارہ اشاعت السنہ جامع مسجد کالینہ بمبئی

حلیۂ نبیِّ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

احادیثِ شمائل کا منظوم ترجمہ

عبدالسلام مضطر ہنسوری

ادارہ اشاعت السنۃ جامع مسجد کالینہ بمبئی ۹۸

شاہی کتب خانہ

وی پی روڈ، نزد خوجہ جماعت خانہ، انصاری محلہ، دکان نمبر ۳۰۹/۳۰۸

سانڈرسٹ، انصری اوسٹ بمبئی ۴

تفصیلات

نام کتاب:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حلیۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سعی وکاوش:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عبدالسلام مضطر بنبوری

صفحات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۸

کتابت:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عبدالحلیم قاسمی نگوری

طباعت:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کلاسیکل پرنٹرس دہلی

تعدادِ اشاعت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پانچ ہزار

ایڈیشن:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تیسرا

سنِ اشاعت:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۳ء

باہتمام

ادارہ اشاعت السنۃ جامع مسجد کالینہ ممبئی ۹۸

فہرست عناوین

ماخذ و مندرج حوالہ جات

اسماء راویانِ حدیث و کتبِ احادیث و سیر

حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت جابر بن عبداللہؓ	حضرت ابوہریرہؓ	شرح زرقانی
حضرت حسن بن علیؓ	حضرت جابر بن سمرہؓ	ابورافعؓ	فتح الباری
حضرت حسین بن علیؓ	ابن عمرؓ	ابوالطفیل اللیثیؓ	تاریخ کبیر
حضرت ابن عباسؓ	عمر بن العاصؓ	عکرمہؓ	نہایہ
حضرت عائشہؓ	عبداللہ بن بریدہؓ	ربیع بنت معوذؓ	قرطبی
حضرت حفصہؓ	خارجہ بن زیدؓ	اسحٰق بن راہویہؓ	احیاء العلوم
حضرت ام معبد خزاعیہؓ	سعید بن الجریریؓ	بخاری	مکارم الاخلاق
حضرت ابوطلحہؓ	براء بن عازبؓ	مشکوٰۃ	شفا
حضرت انسؓ	ابن سعدؓ	شمائل ترمذی	نسیم الحبیب
حضرت ابوسعید خدریؓ	عبداللہ بن بسرؓ	بیہقی	مدارج النبوۃ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	وہب بن منبہؓ	طبرانی	نشر الطیب
			زاد السعید

ھدیہ:۔ دس روپئے

علماء کرام و طلباء دورۂ حدیث و عازمین حج و زیارت کے لئے

خصوصی رعایت

اس پتہ سے طلب کریں

قاری عبدالسلام قصبہ منصور، ضلع فیض آباد، یوپی ۲۲۴۱۴۳

تقریظ

از: مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی مدظلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت ہند بن ہالہ التیمی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ اور آپ کی وضع قطع کا نقشہ الفاظ میں کھینچنے کا ملکہ تھا۔ اس لئے ان کو وصّاف رسول کہا جاتا ہے۔ حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ذوق وشوق سے سنا کرتے۔ آنحضرت کی رفتار وگفتار معمولات معلوم کیا کرتے۔ ان کے علاوہ ام معبد الخزاعیہ کی روایت تمام سیر ومغازی کی کتابوں میں مذکور ہے بیہقی اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں تفصیل سے ان کو بیان کیا ہے۔ ابن الاثیر نے اس کی شرح لکھی ہے۔ صحابۂ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعلق اور والہانہ وابستگی تھی اور آپ کی محبت جس طرح ان کے دل ودماغ کے باریک ریشوں اور رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی کہ باوجود اس کے کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے آپ کا جمال جہاں آرا دیکھ چکے تھے۔ مگر اس کے بیان کرنے اور سننے میں اور بار بار اس کے تذکروں میں ان کو روحانی مسرت حاصل ہوا کرتی تھی۔ ——— یہ تمام روایات امام ترمذی نے یکجا کردی ہیں اور اپنی سنن میں ایک باب شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مرتب کردیا ہے اس کی بیسیوں شرحیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سب سے ممتاز شرح ابن الاثیر کی ہے جو منال الطالب فی شرح طوال الغرائب میں موجود ہے۔ اس کتاب کے معاصر محقق محمد الطناحی نے اپنے مقدمہ میں ایک منظوم حلیۂ مبارکہ کی نشاندہی کی ہے جو عربی میں اس موضوع پر پہلی کاوش ہے ——— حلیہ مبارکہ کے بیان کرنے کے لئے حضرت حسن بن علیؓ اور ام معبد الخزاعیہ سے جو روایتیں ہیں ان کے الفاظ عام فہم سے علیحدہ اور نامانوس ہیں جن کو عربی میں غریب

کہتے ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لیے عربی ادبار کو بھی لغت سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے نحوی تراکیب کا سمجھنا بھی عربی صرف و نحو پر دسترس کا طالب ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ صدر اسلام میں کسی پُرعظمت اور اہم باتوں کو بیان کرنے کے لئے اسی طرح کی زبان استعمال کیجاتی تھی۔ سیرت ابن ہشام اور طبقات ابن سعد میں تقریریں نقل کی گئی ہیں جو آنحضرت کی خدمت میں قبائل سے آئے ہوئے وفود کیا کرتے تھے۔ اور ان کے جوابات جو آنحضرت سے منقول ہیں وہ بھی اسی نہج کے ہیں۔ ابو سلیمان الخطابی نے ان روایات میں غریب الفاظ کی کثرت اور پیچیدہ تراکیب کا سبب یہ بتایا ہے کہ اس طرح کے جملے یاد کر لیے جاتے تھے اور ان کو بجنسہٖ نقل کرنا آسان ہوتا تھا برخلاف اس کے اگر عام بول چال میں ان کو بیان کیا جاتا تو صرف معانی محفوظ رہتے اصل الفاظ کم یاد رہتے۔

ان روایات کے ترجمے کثرت سے ہوئے ہیں۔ اردو میں قاضی سلیمان منصور پوری نے رحمۃ للعالمین میں ام معبد کی روایت کا بہت اچھا ترجمہ کیا ہے جس کے الفاظ دلنشیں اور عربی کے قریب تر ہیں۔ سیرت نگاروں میں مولانا شبلی نعمانی نے تمام روایات کو یکجا کر کے سادہ الفاظ میں حلیہ مبارکہ اور معمولات کا ذکر کیا ہے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہما اللہ نے بڑے ذوق و شوق سے ترمذی کے "کتاب الشمائل" کا ترجمہ کیا ہے مولانا سید سلیمان ندوی نے خطبات مدراس میں ایک خطبہ کی بنیاد انہی روایات پر رکھی ہے۔ اردو میں نظم کرنے کی توفیق و سعادت میرے علم میں سب سے پہلے جناب ابو الاسلام منظر صاحب بھسوری کے حصہ میں آئی ہے اور ایسی عبارتیں جن کا ترجمہ نثر میں بھی مشکل ہے نظم میں بیان کرنا بڑی شاعرانہ مہارت کا طالب ہے اور مشکل کام ہے۔ لیکن ذات گرامی سے والہانہ تعلق اور جذباتی عقیدت ان تمام مشکلات کا حل ہے اور یہی تعلق ہم سب کا راس المال اور سرمایۂ لازوال ہے۔

راقم السطور منظر بھسوری صاحب کو مبارکباد دیتا ہے کہ انھوں نے اپنی شاعرانہ صلاحیت، نظم پر قدرت، اور وقت و محنت اس محبوب موضوع پر صرف کی۔ جو تقرب الی اللہ کا بھی ذریعہ ہے۔ عشق رسول کا بھی مظہر ہے اور زبان و ادب کی خدمت بھی۔

ابو الحسن علی ندوی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، ۸ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ

کلماتِ شفقت

حضرت اقدس سیدی و مرشدی مولانا الشاہ عبد الحلیم صاحب دامت برکاتہم بانی مدرسہ ریاض العلوم گورینی
و صاحبزادہ مولانا الحاج عبد العظیم صاحب ندوی زاد مجدہ

حلیۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیثوں میں موجود ہے۔ شمائل ترمذی اسی موضوع پر ہے۔ اردو زبان میں بھی سیرت پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن سراپائے رسول اردو نظم کے لباس میں ابھی تک منصۂ شہود پر جلوہ گر نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے کہ یہ بہت مشکل اور نازک ترین مقام ہے اور جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ لیکن جناب قاری عبد السلام صاحب سلمہٗ نے دلِ مضطر کے ساتھ اس وادی پُر خار میں قدم رکھا ہے اور اپنے دامن کو بچا کر اس وادی سے صاف گذر گئے ہیں۔ ان کی اس ہمت مردانہ پر صد آفریں ہے اشعار میں نہ تو شاعرانہ مبالغہ آرائی ہے نہ حقیقت سے انحراف ہے۔ آداب کی پوری رعایت ہے اور ساتھ ہی ساتھ فن کاری اور پرکاری بھی ہے۔ یہ اجتماعِ ضدین کیونکر ممکن ہوا ظاہر ہے توفیق الٰہی اور عشق و محبت کی کارفرمائی ہے۔

کتاب مختصر ہے مگر پوری کتاب انتخاب ہے۔ ہر شعر کے نیچے حاشیہ میں حدیث کا متن درج کر دیا گیا ہے۔ اہل نظر ملاحظہ فرمائیں تو محظوظ ہوں گے۔ اہل عشق و محبت حرزِ جاں بنائیں تو تسلّی پائیں گے۔ اہل علم مطالعہ کریں تو بیانِ سراپا کے نئے اسلوب پائیں گے۔ ہر گھر میں رکھنے کے لائق ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(دستخط حضرت مولانا) عبد الحلیم عفی عنہ ع۔ ع۔ ن

تقریظ

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اعظمی محدث دارالعلوم دیوبند

"حلیۂ نبی اکرم"، شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا منظوم ترجمہ بعض احباب کی کرم فرمائیوں سے نظر نواز ہوا۔ اس سے پہلے محترم مضطر صاحب کے کلام پڑھنے یا سننے کی سعادت کبھی بھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ماشاءاللہ نہایت ہی پاکیزہ، موثر، طرب انگیز کیف آفریں کلام ہے جس کو پڑھ کر مجھ جیسا خشک آدمی اپنے تاثرات کو ضبط نہ کرسکا اور بے اختیار ایک وجد آور گریہ طاری ہوگیا

بلاشبہ ہر زمانہ کے ادباء و شعراء مختلف زبانوں میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور وصف پر طبع آزمائی کرتے رہے ہیں اور اپنے عاشقانہ جذبات کی نذر بارگاہِ رسالت میں پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں مگر سچی حقیقت یہ ہے کہ آپ کے واصف اظہار عجز کرتے ہوئے لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ اٹھے اور آپ کے ناعت تنگیٔ دامانِ نگہ کا گلہ کرتے ہوئے بول اٹھے

گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد
دامانِ نظر تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار

اور سعدیؒ باوجود بے پایانیٔ سخن کے درماندہ ہوکر رہ گئے

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

اور صحیح بات تو یہ ہے کہ سوز و ساز کبھی بھی ختم ہونے والا نہیں اور ہر مومن کی زندگی اسی سوز و ساز سے وابستہ ہے۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ اس مجموعہ کو امت کے لئے مفید سے مفید تر بنائے۔ اور محترم قاری صاحب کو جزائے خیر عنایت فرمائے

آمین آمین لَا اَقُوْلُ بِوَاحِدَۃٍ
حَتّٰی اُضُمَّ اِلَیْھَا اَلْفَ اٰمِیْنَا

عبدالحق غفرلہٗ خادم دارالعلوم دیوبند یکم ذی الحجہ سنہ ۱۴۱۲ھ

کلماتِ محبت

حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حنیف صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث وصدر جامعہ
ریاض العلوم گورینی جون پور

(مبسوط تقریظ کا اختصار اور تلخیص معذرت کیساتھ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ
اجمعین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔ امّا بعد

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مدح ومنقبت نام ہے کسی کے کمالات بالغہ اخلاق فاضلہ اور صور جمیلہ کے قدر وسعت اظہار واقعی کا۔ اور کسی امر کا واقعی اظہار جب ہی ممکن ہے کہ اس شئی کی کنہ اور حقیقت کا واقعی ادراک اور احاطہ بھی طاقت بشری کے لئے ممکن ہو۔ سو جس طرح بہت سے حقائق اور حقیقتیں انسان کے احاطہ علمی سے خارج اور اس کے فہم سے بالاتر ہیں۔ اسی طرح حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کمالات نبوت اور سرکار دوجہاں روحی فداہ کے حسن ظاہر کا واقعی ادراک اور اس کی کنہ تک رسائی ماسوا اللہ کے فہم وادراک سے ورا الورا ثم ورا الورا ہے۔ عارف شیرازی نے حرف بحرف سچ فرمایا کہ ؎

یاصاحب الجمال ویاسید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور اس لاانتہائیت کو ہمنوائے بلبل شیراز خواجہ عزیز الحسن رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ تھانوی کے مجذوب نے اس طرح ادا کیا ہے

جن وملک ہوں یا بشر سب میں تو ہی ہے خوب تر تجھ میں نہیں کوئی کسر ہاں مگر اک خدا نہیں

اس لئے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منقبت کا نہ حق ادا ہو سکتا ہے نہ شمائل و خصائل کا۔ نہ حلیۂ مبارکہ و سراپا کا بیان ممکن، سچ فرمایا صاحب قصیدہ بردہ نے

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ — حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

مگر با ایں ہمہ عشاق اور اہل محبت نے اپنی اپنی تسکین خاطر اور دلِ مضطرب کی تسلی کے لئے اپنی اپنی بساط بھر قدرِ ممکن ہر باب میں خواہ وہ مدح و منقبت کا باب ہو یا شمائل و سراپا کا۔ کوشش اور کاوش کی ہے اور مقصود ہر ایک کا قدرِ مشترک یہی رہا کہ خریدارانِ یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام میں نام ہو جائے۔ ؎

ہمینم بس کہ داند ماہرویم — کہ من نیز از خریداران اویم

چنانچہ خیر القرون حضراتِ صحابہ و تابعین کے دور سے لے کر آج تک ہر صاحب نصیب و نسبت نے اپنے اپنے سفینۂ قلب کو اس دریائے خون کے گرداب میں ڈالا اور اپنے اپنے شوق و محبت کی مقدار نعت و شمائل اور حلیۂ مبارکہ کے گوہر ہائے آبدار کو نکال نکال کر دلِ نامراد کی مراد برآری کی بلیغ کوشش کی ہیں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اس عقبۂ دشوار گزار میں قدم رکھتے ہی سب کی زبانِ حال سے صدا آئی تو یہی آئی کہ ؎

کشتیِ دل یہ ناگہاں آگئی ناخدا کہاں — ہٹئے تو ابتدا نہیں بڑھئے تو انتہا نہیں

پھر ہوا کیا؟ یہی ہوا کہ اس راہ کے پختہ کار شہ سواروں نے اس آہ و فغاں کے جواب میں ؎

بحریست بحرِ عشق کہ ہیچش کنارہ نیست — ایں جا جز ایں کہ جاں بسپارند چارہ نیست

کا نعرہ بلند کیا، جس کا اثر یہ ہوا کہ ان قتیلانِ محبت نے سر دھڑ کی بازی لگائی اور دل بیچ کر جنوں کا سودا کرنے والوں نے جو کچھ کرنا تھا کیا۔ اور جو کہنا تھا کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی پھر بایں ہمہ ان کی یہ تجارت تجارتِ رابحہ ہی ٹھہری

کہ ؎

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں　　اک جان کا زیاں ہے سو ایسا زیاں نہیں

القصہ اس جام و سبو کا دور برابر چلتا رہا۔ لنڈھانے والے لنڈھاتے رہے اور پینے والے نہ سیراب ہوئے نہ سیر!

پھر یہ باب کوئی باب نبوت نہیں تھا کہ خاتم کی بعثت اور ارسال سے بند کر دیا جاتا بلکہ کَمْ تَرَكَ الْاَوَّلُ لِلْآخِرِ کے دستور پر بہتیرا ایسا بھی ہوا ہے اور ہوتا رہے گا کہ بعد والے بعض خصوصیات کے اعتبار سے وہاں پہونچے ہیں جہاں اوروں کی رسائی نہیں ہوئی۔ خواہ فضل کلی کا سہرا اہل تقدم ہی کے سر کیوں نہ ہو نیز یہ کہ جب حُسن لامحدود ہو اور کمالات لامتناہی۔ اور ان کی کنہ غیر محاط تو اظہار وبیان کے ختم و انتہا کے کیا معنیٰ؟ حق تعالیٰ جل مجدہ ہمیشہ سے اس راہ میں مسابقت کرنے والے جانباز پیدا فرماتے رہے اور تا قیام قیامت پیدا فرماتے رہیں گے

اسی دستور کے مطابق یہ دور بھی خالی نہ رہا اور نہ خالی ہے اس وقت خصوصیت سے اپنے مخدوم و محترم بزرگ اور دوست عاشق رسولؐ قاری عَبْدُ السَّلَام صاحب دام اقبالہ المتخلص بہ مضطر بنسوری کا نام لینا چاہتا ہوں کہ اس دور انحطاط میں حق تعالیٰ نے جہاں ان کو شعر و سخن کا ذوق مرحمت فرمایا ہے۔ وہیں اتباع سنت و شریعت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے بھی نوازا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام سے جس طرح شعر و تغزل کا لطف ملتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ ہی دل میں محبت کی گرمی بھی ابھرتی ہوئی محسوس ہونے لگتی ہے۔

ان کی مختلف الانواع نظموں اور نعتوں میں یہ ایک نظم حلیہ مبارکہ پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کے ساز دل کو تصور حلیہ مبارکہ اور مضراب عشق محمدی کے ہاتھوں نے کچھ اس طرح چھیڑا ہے کہ وہ سراپائے مبارک کو نظم کا لباس پہنانے پر مجبور

اور ساتھ ہی محوِ حیرت مضطر اور مضطرب نظر آتے ہیں اور میں عرض کر چکا ہوں کر یہ نواحِ عشق ہے ہی ایسا تیبۂ حیرت کہ اس میں قدم رکھتے ہی تحیّر، قلق، حسرت، یاس اضطراب دامنِ دل کو تار تار اور گریبانِ جگر کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ غالباً حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مقام سے یہ صدائے دودانگیز لگائی تھی

دل می رود زدستم صاحبدلاں خدارا ۔۔۔ دردا کہ رازِ پنہاں خواہد شد آشکارا

مگر بایں ہمہ انھیں کے قول ع اپنی اپنی نظر اپنا اپنا جگر حوصلہ اپنا ہے اپنا مقدور، حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے ان کو ایسی نظر، ایسے جگر، ایسے حوصلے، اور ایسے مقدور کی دولت ارزانی فرمائی کہ انھوں نے اس دریائے ناپیدا کنار میں شناوری کی ہمت کی اور بتوفیق ایزدی اس کی تہ سے ایسے ایسے گوہر ہائے آبدار نکالے ہیں کہ گلے کا ہار ہی بنانے کے قابل بلکہ جاں نثار کرنے کے لائق ہیں ؎

تمنا ہے کہ ہر ہر بال کی سو سو بلائیں لوں
جو ہاتھ آئے مرے گیسو تری زلف معتبر گا

سچی بات تو یہ ہے

مرا از زلفِ تو موئے بسند است ۔۔۔ ہوس را رہ مدہ بوئے بس انداست

اور یہاں تو سراپا ہے ظاہر ہے کہ کس قدر قابل قدر کتنا بڑا سرمایہ تسکینِ دلِ مہجور ہوگا۔ مگر شرط وہی ہے کہ دل محبت آشنا ہو۔

اصل مضمون کی دلربائی اور جاذبیت اس مضمون کی درازی کا سبب ہے امید کہ بارِ خاطرِ ناظرین نہ ہوگا۔

وَالحَمْدُ لِلّٰہِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا عَلٰی اِتْمَامِ ذٰلِکَ

(مولانا مفتی) محمد حنیف عفی عنہ (دامت برکاتہم)

۵ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

تبصرہ

ماہنامہ الرشاد اعظم گڈھ فروری ۸۸ء مطابق جمادی الآخر ۱۴۰۸ھ

حلیہ مبارکہ کو نظم کا روپ دینا کاوش فکر کا بہترین ثمرہ ہے۔ یہ کوئی آسان اور ہموار میدان نہیں ہے۔ یہ وہ میدان ہے جہاں نثر کا اشہب قلم بھی ہار مان لیتا ہے۔ مگر یقیناً یہ شاعرانہ کمال اور ذات گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ تعلق ہے کہ ماشاء اللہ فاتحانہ گزر گئے

دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدا اس قیمتی کاوش فکر کو قبول فرمائے اور اسے نفع بخش بنائے۔ آمین

صہبائے حجاز

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چھلکتے پیمانوں

مصنف کی کتابوں

حلیۂ نبی اکرم۔ کاروان حجاز۔ نسیم حجاز۔ شاخ طوبیٰ

اور گلدستۂ حرم وغیرہ کا مجموعہ وکلیات

(زیر ترتیب)

فرمائش کا پتہ

عبد السلام قصبہ منصور ضلع فیض آباد یوپی

پن کوڈ ۲۲۴۱۲۳

التماس

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس کی توفیق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل وخصائل کے سلسلے کی احادیث کا ترجمہ اردو زبان میں نظم ہوگیا۔ گو اس کے پہلے متعدد نظمیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ مگر احادیث کے متون اور راویوں اور کتابوں کے حوالہ جات کا اہتمام والتزام اللہ کے فضل سے شاید پہلی بار ہوا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عوام سے زیادہ یہ نظم خواص میں مقبول ہوئی۔ اکابر علماء و مشائخ نے قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور بلند پایہ تقاریظ اور تبصروں سے نوازا۔ اور طلباء حدیث میں ایسی پذیرائی ہوئی جس کا تصور نہ تھا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس نظم کی حیثیت محض ترجمہ کی ہے۔ شاعری مقصود نہیں۔ جس ذات اقدس کی شان عالی میں اس کے سب سے بڑے ناعت ومداح نے قرآن کریم میں وما علّمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ کا اعلان فرمادیا ہو اس کی صفات کریمہ واخلاق عظیمہ، شمائل وسراپا مقدس کا بیان بھی وما ینبغی لہٗ (اس کے لائق اور شایان شان نہیں) کے ذیل میں داخل ہے۔ کیونکہ شاعری ایک خیالی وظنی، خود ساختہ وغیر متحقق کلام کا نام ہے جو کسی حقیقی ویقینی، واقعی اور غیر خیالی چیز کے لئے مفید نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس آیت کریمہ سے شعر وشاعری کی جو ہجو نکلتی ہے وہ اس فن کے عیب ونقص پر دلالت کے لئے کافی ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے علوم اور سارے فضائل وکمالات جو باعث شرف وکرامت تھے بدرجۂ اتم عطا فرمائے۔ اگر یہ کوئی خوبی وکمال کی چیز ہوتی تو اس سے برأت کا اتنے شد ومد سے اعلان نہ فرماتے۔ اگر کلام موزوں کا یہ فائدہ نہ ہوتا کہ اس کی حفاظت سہل ہوئی تو ترجمہ کیلئے اس اسلوب کو اختیار کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اسلئے اسمیں شاعری محاسن تلاش کرنے کی بجائے یہ ملاحظ فرمائیں کہ اس عاصی محض کو اس کاوش میں کچھ کامیابی حاصل ہوئی یا نہیں؟ اگر ادنیٰ درجہ کی کامیابی ہوئی ہو تو اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس نامہ سیاہ کے اعمال نامے کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ وسراپا کے جمال سے زینت بخشی۔ جو زاد آخرت اور بڑی وزنی نیکی اور حسنہ ہے جس سے بہت کچھ امیدیں ہیں ورنہ بصورت دیگر اپنی جسارت پر نادم ہوں اور توبہ کرتا ہوں

مادح خورشید مداح خود است
کہ دو چشمم روشن و نامردم است

خود ثنا گفتن ز من ترک ثنا است
کیں دلیل ہستی و ہستی خطا است

عبد السلام

عاشورہ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

اَللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْحَقُّ هُوَ — مَالِكُ الْمُلْكِ، اَلْمُنْتَقِمُ، اَلْعَفُوُّ

اَلْحَسِیْبُ الْحَفِیْظُ الْحَلِیْمُ الْحَکِیْمُ — اَلصَّبُوْرُ الشَّکُوْرُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ — اَلرَّؤُفُ السَّلَامُ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ

اَلْمُجِیْبُ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ — اَلْکَبِیْرُ الْوَدُوْدُ الشَّهِیْدُ الْمَجِیْدُ

اَللَّطِیْفُ الرَّقِیْبُ الْقَوِیُّ الْعَلِیُّ — اَلْمَلِكُ، اَلْاَحَدُ، اَلصَّمَدُ، اَلْغَنِیُّ

اَلرَّحْمٰنُ التَّوَّابُ الْجَبَّارُ الْقَهَّارُ — اَلرَّزَّاقُ الْوَهَّابُ الْفَتَّاحُ الْغَفَّارُ

اَلْقَیُّوْمُ الْقُدُّوْسُ السَّتَّارُ الْحَنَّانُ — اَلْمُصَوِّرُ الْبَرُّ الرَّشِیْدُ الْمَنَّانُ

اَلْبَدِیْعُ الْمُعِیْدُ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ — نُوْرٌ، مُتَعَالٌ، اَلْحَیُّ، رَبٌّ، عَظِیْمٌ

مُؤْمِنٌ، مُقْسِطٌ، مُنْعِمٌ، مَانِعٌ — بَاسِطٌ، قَابِضٌ، خَافِضٌ، رَافِعٌ

مُبْدِئٌ، بَاعِثٌ، وَارِثٌ، جَامِعٌ — هَادِیٌ، وَاسِعٌ، ضَارٌّ، نَافِعٌ

وَاجِدٌ، مَاجِدٌ، وَاحِدٌ، قَادِرٌ — اَوَّلٌ، اٰخِرٌ، بَاطِنٌ، ظَاهِرٌ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، مُحْیٖ، مُمِیْتٌ — بَاقِیٌ، وَالِیٌ، حَکَمٌ، عَدْلٌ، مُحْصِیٌ، مُقِیْتٌ

مُتَکَبِّرٌ، مُقَدِّمٌ، مُؤَخِّرٌ، جَلِیْلٌ

مُقْتَدِرٌ، مُغْنِیٌ، مُعْطِیٌ، مُهَیْمِنٌ، وَکِیْلٌ

صلوٰة و سلام

مُحَمَّدٌ، مُعَظَّمٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ مُفَضَّلٌ، مُكَرَّمٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

مُذَكِّرٌ، مُبَشِّرٌ، مُزَكِّي، مُبَلِّغٌ ○ مُقَفِّي، مُقَدَّمٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

رَسُوْلٌ، كَرِيْمٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

قَسِيْمٌ، وَسِيْمٌ، نَسِيْمٌ، يَتِيْمٌ ○ حَكِيْمٌ، كَلِيْمٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

سِرَاجٌ، مُنِيْرٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ بَشِيْرٌ، نَذِيْرٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

اَمِيْنٌ، مَكِيْنٌ، مَتِيْنٌ، مُبِيْنٌ ○ وَجِيْهٌ، شَهِيْرٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

مُجَابٌ، مُجِيْبٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ نَبِيٌّ، حَبِيْبٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

مُقِيْلٌ، شَفِيْقٌ، عَفُوٌّ، صَفُوْحٌ ○ فَصِيْحٌ، خَطِيْبٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

اَحِيْدٌ، وَحِيْدٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ شَفِيْعٌ، شَهِيْدٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

مُطَاعٌ، مُطِيْعٌ، مُنِيْبٌ، نَصِيْحٌ ○ عَزِيْزٌ، رَشِيْدٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

غِيَاثٌ، وَكِيْلٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ○ وَصُوْلٌ، خَلِيْلٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

حَفِيٌّ، وَلِيٌّ، غَنِيٌّ، قَوِيٌّ

دَلِيْلٌ، كَفِيْلٌ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

اَحْمَدُ مُصْطَفٰی اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ ۞ مُرْتَضٰی مُجْتَبٰی اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ
صَالِحٌ مُصْلِحٌ، قَیِّمٌ، مُنْذِرٌ ۞ سَیِّدٌ، مُتَّقٰی اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ
شَاهِدٌ، قَاسِمٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ ۞ حَامِدٌ، قَائِمٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ
هَادِیٌ، نَاصِحٌ، فَاتِحٌ، عَادِلٌ ۞ نَاصِرٌ، عَالِمٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ
مُؤْمِنٌ، سَابِقٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ ۞ حُجَّۃٌ، صَادِقٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ
بَادٍ، ثَابِتٌ، رَحْمَۃٌ، کَامِلٌ ۞ وَاعِظٌ، نَاطِقٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ
سَائِقٌ، حَاشِرٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ ۞ قَائِدٌ اٰمِرٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ

عَاقِبٌ، وَاصِلٌ، قُدْوَۃٌ، خَاتَمٌ
طَیِّبٌ، طَاهِرٌ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

زادِ آخرت

تصور میں سراپائے حبیبِ حق بنائیں گے
دل و دیدہ کی محفل ان کے جلووں سے سجائیں گے
نگاہوں میں جما کر حلیۂ فخرِ بنی آدمؑ
تخیّل کے دریچے سے انھیں دیکھا کریں گے ہم
نگاہِ نامرادِ دید کی حسرت نکالیں گے
کسی صورت دلِ مجبور کو اپنے سنبھالیں گے
نہا کر آنسوؤں سے خونِ دل سے باوضو ہو کر
قلم بہرِ دعا ہے سر بسجدہ، قبلہ رُو ہو کر
تمناؤں کا اک طوفاں اُمڈ آیا ہے سینے میں
مچلتی ہوئے گلرنگ جیسے آبگینے میں
مرے دل کو غمِ عشقِ نبیؐ اے میرے باری دے
تڑپ دے سوز دے دردو الم دے بیقراری دے

نہ تھمتی چشم نم میری نہ ہوتا اشک کم میرا
اسی شغل مبارک میں نکلتا کاش دم میرا
جہاں روح الامیں ہوں پر سمیٹے ششدر و حیراں
وہاں جرأت کرے کیا ایک بے مایہ حقیر انساں
جمال و حُسن کی الفاظ میں تعبیر نا ممکن
مجسّم نور کی کھینچے کوئی تصویر، ناممکن
ولیکن ایک مدت سے تقاضا ہے مرے دل کا
کہ لفظی ترجمہ کر دوں "احادیث شمائل" کا
تغزّل ہو تصنّع ہو نہ کچھ رنگیں بیانی ہو
عبارات حدیث پاک کی بس ترجمانی ہو
قبول حق جو ہو جائے یہ کوشش میرے خامے کی
سیاہی ساری ڈھل جائے مرے اعمالنامے کی
یہ نازک اور مشکل کام ہے ہمت نہیں ہوتی
کرے پرواز مرغ فکر کو جرأت نہیں ہوتی
کوئی لغزش نہ ہو جائے الٰہی اس سے ڈرتا ہوں
بھروسے پر ترے اس کام کا آغاز کرتا ہوں

قد و قامتِ مبارک

حبیبِ خالقِ اکبر درود ان پر سلام ان پر
مری جانب سے تا محشر درود ان پر سلام ان پر

نہ پستہ[۱] قد نہ لانبے ہی کوئی مفہوم ہوتے تھے
میانہ قد[۲] سے کچھ نکلے ہوئے معلوم ہوتے تھے
مگر مجمع[۳] میں ہوتے تھے کبھی جب حضرت والا
نمایاں اور اونچا ہوتا تھا سروِ قدِ بالا
وہ قامت[۴]، نخلِ طوبیٰ بھی پئے تعظیم جھک جائے
وہ اک شہکارِ فطرت[۵] جس پہ خود خالق کو پیار آئے

---

۱ لم یکن رسول اللہ بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم (من علیؓ) ۲ ربعۃ لا تقتحمہ عین من قصر ولا یشناء من طول (ام معبدؓ) ۳ اطول من المربوع واقصر من المشذب (من حسن بن علیؓ) ۴ ینسب الی الطول وفی روایۃ لیس بالذاھب طولا وفوق الربعۃ اذا جاء مع القوم غمرھم (مدارج) ۵ غصن بین غصنین فھو انضر (ام معبدؓ) ۶ عن النبی ان اللہ تعالیٰ مابعث نبیا الا حسن الصوت وحسن الوجہ وکان نبیکم احسنھم وجہا واحسنھم صوتا

وہ بستانِ لطافت کا نہال آسماں پایہ
وہ قدرت کے خزانے کا دُرِ یکتا گرانمایہ
تعلّی کا صنوبر کے گلے میں نغمہ پھنس جائے
اگر دیکھے زمیں میں شرم سے شمشاد دھنس جائے

وجاہت[2] اور شوکت بھی جمالِ دلبرانہ[3] بھی
جلال[4] حسن بھی اور عظمتِ پیغمبرانہ[5] بھی
جمیل[6] و دلکش ایسے دور سے چوں مہرِ تابندہ
جو ہوں نزدیک تو خوش منظر و شیریں و زیبندہ
اچانک[7] دیکھ لیتا جب کوئی مرعوب ہو جاتا
مگر اللہ کا محبوب پھر محبوب ہو جاتا

---

۱ معتدل الخلق عَنْ انس مقتصدا و مقصدا (سید الجزری)
۲ وکان ذا وجاهة قَبْلَ النُّبُوَّة وبَعْدَهَا (شیم الحبیب) او قرالنّاس فی مجلسہ (خارجہ بن زید)
۳ وسیم قسیم (ام معبدؓ) احسن الوجه (ابوہریرہؓ) ظاهر الوضاءة (ام معبدؓ) حسن الجسم (عن انسؓ) ۴ ثلاثة مَنْظَرًا واحسنهم قدرًا (ام معبدؓ) ۵ فخمًا مُفَخَّمًا (عظيمًا معظمًا فِي الصُّدُورِ والعُيُونِ لا ان يكون جسيمًا فخيمًا (عن حسن بن علیؓ) ۶ كان اجمل الناس وابهاهم من بعيدٍ واحلاه واحسنه من قريب (ام معبدؓ) لو رأيته رايت الشمس طالعة (ربیع بنت معوذ) مشكوٰة ۷ مَنْ رآهُ بَدَاهَةً هابه ومن خالطه معرفة احبّه (عن علیؓ)

نہ رنگت[1] سانولی تھی اور نہ تھے اُجلے بھبھوکے
سفید[2] اور سرخ گورے گندمی[3] تھے اور چمکتے[4] تھے

درخشاں جس طرح[5] سیم مصفیٰ کوئی پیکر
وہ اک نور مجسم بدر کامل[6] سے بھی روشن تر

نمایاں حسن[7] یوسف میں سفیدی تھی صباحت تھی
یہاں سرخی تھی گلگوں رنگ تھا جیمیں ملاحت[8] تھی

زنانِ[9] مصر کی واں رہ گئی تھیں انگلیاں کٹ کر
یہاں قربان کر ڈالے ہیں مردانِ[10] عرب نے سر

---

۱ لا بالابیض الامھق وَلَا بالأدم (عن انسؓ)، ۲ ابیض مشرب بحمرة (عن علیؓ)
۳ اَسْمَرُ اللون (عن انسؓ) ۴ ازھر اللون (عن حسینؓ)
۵ اَبْیَضُ کَاَنَّمَا صِیْغَ من فِضَّةٍ (ابوہریرہؓ) ۶ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ فی لیلة اضحیان وعلیہ حلة حمراء فجَعَلْتُ اَنْظُرُ الیہ والی القمر فَلَھُوَ عندی اَحْسَنُ مِنَ القمر (جابر بن سمرہؓ)
۷ اَنَا املح وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ (مدارج النبوة) ۸ کان ابیض ملیحاً (ابوالطفیل اللیثیؓ)
۹ فَلَمَّا رَأَیْنَهٗ اَکْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ (قرآن)
لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَهٗ ★ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الیَد (عن عائشہؓ)

سر و پیشانئ اقدس

سرِ اقدس[1] جو نورِ[2] عقل کامل سے منور تھا
کلاں بالاعتدال آقائے عالی جاہ کا سر تھا
کشادہ[3] اور نورانی مبارک پاک پیشانی
کہ جس سے عاریت شمس و قمر نے لی ہے تابانی

گیسو و ابروئے مبارک

سیہ[4] گنجان[5] گیسو[6] جس پہ صدقے ہوں دل و دیدہ
ذرا مائل[7] بہ خم بالکل نہ سیدھے ہی نہ پیچیدہ
درازی میں پہونچ جاتے تھے[8] نیچے کان کی لَو سے
درخشاں ،، مانگ[9] ،، روشن کہکشاں ہے جس کے پرتو سے
گھنے[10] باریک[11] اور خمدار[12] تھے مثل کماں ابرو
ذرا کچھ فصل[13] سے دونوں ہلال ضوفشاں ابرو

---

۱ عظیم الهامة (عن حسنؓ) ضخم الرأس (عن النبیؐ) ۲ ارجح الناس عقلاً ورأیاً (وہب بن منبہ)
۳ عظیم الجبهة (بیہقی) واسع الجبین عن حسنؓ واضع الجبین عن علیؓ وفی روایة صلت الجبین
۴ شدید سواد الشعار (ام معبدؓ) ۵ وفی اشعاره وطف (ام معبدؓ) ۶ عظیم الجمة الی شحمة
اذنیه (عن النبیؐ) ۷ رجل الشعر (عن النبیؐ) لا بالجعد القطط ولا بالسبط (عن انس بن مالکؓ)
۸ وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة (عن النبیؐ) یجاوز شعره شحمة اذنیه اذا هو وفره
(عن حسنؓ) ۹ ان انفرقت عقیقته فرق والا فلا (عن حسنؓ) ۱۰ ازج الحواجب (عن حسنؓ) ۱۱ ادق الحاجبین
(بیہقی) ۱۲ ابلج (رشیم الیب) ۱۳ سوابغ من غیر قرن (عن حسنؓ)

رگِ پاک ایک دونوں ابرووں کے درمیاں تھی
جو غصے میں ابھر آتی تھی، تیر اک دو کماں میں تھی

چمکدار اور سیہ پتلی، بڑی آنکھیں حسیں آنکھیں
کہ بے سُرمہ بھی رہتی تھیں ہمیشہ سُرمگیں آنکھیں

ذرا آنکھوں میں سرخی ارغوانی رنگ ہلکا سا
بہشتی ساغروں پر کوثر گلرنگ چھلکا سا

سفیدی میں تھے ڈورے سرخ جن پر ہوں فدا جانیں
گھنیری لمبی لمبی، اور کالی کالی، مژگانیں

وہ بینیِ مبارک جس پہ نور اک جگمگاتا تھا
کہ جو ظاہر میں بینی کی بلندی کو بڑھاتا تھا

مکمل اور موزوں خوشنمائی کیا بیاں کیجے
کہ گوشِ گل سے گوشِ پاک کو تشبیہ کیا دیجے

۱ عرق یدرّہ الغضب (ش ح) ۲ احورّ (ام معبد) ۳ ادعج العینین (ش ح) ۴ فی عینیہ دعج (ام معبد) ۵ انجل (شیم الحبیب) ۶ اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل ای لیس بمکتحل (جابر بن سمرۃ) ۷ اشہل العینین وفی روایۃ اشعر العینین (نہایہ) ۸ اشکل العینین (جابر بن سمرۃ) ۹ اہدب الاشفار

وہ گولؐ اور طولؐ کو تھوڑا سا مائل چہرۂ انور
مہ و خورشید جسؐ کے سامنے شرمندہ و کمتر

وہ روئےؐ پاک جیسے تیرتا ہو آفتاب اس میں
جمالِ حق کا مظہر آئینہ ام الکتاب اس میں

تھے رخسارِ مبارک آپ کے ہمواؐر اور ہلکے
وہ گویا تھے کھلے اوراقؐ قرآنِ مکمل کے

فراخیؐ تھی دہن میں اور درِؐ دنداں کشادہ تھے
جلا و حسن میںؐ جو موتیوں سے بھی زیادہ تھے

وہ نوریؐ کوئی سانچہ تھا کہ جس میں نور ڈھلتا تھا
بوقت گفتگو ریخوں سے چھن چھن کر نکلتا تھا

بقیہ صفحہ گذشتہ ۹ اقنی العرنین له نور یعلوه ویحسبه من لم یتأمله اشم (عن حسنؓ) ۱۰ جامع الصغیر و مدارج النبوة ۱ وکان فی وجهه تدویر ۲ عن النبیؐ مدور الوجه کانه قطعة قمر (شیم الحبیب) ۳ ولا بالمکلثم (بلفظ المفعول عن علیؓ) ۳ یتلالأ وجهه تلالؤ القمر لیلة البدر (عن حسنؓ) لو رأیته رأیت الشمس طالعة (ربیع بنت معوذ) کان الشمس تجری فی وجهه (ابو ہریرہؓ) کالشمس والقمر (عن جابرؓ) ۵ سهل الخدین نبی بسطهم ولا مکلثم (عن حسنؓ) ۶ کانه ورقة مصحف (عن انسؓ) ۷ مفلج الاسنان (عن حسنؓ) افلج الثنیتین (عن ابن عباسؓ) ۹ اشنب (عن حسنؓ) ۱۰ اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین ثنایاه (ابن عباسؓ)

کبھی جب[1] مسکرا دیتے تو بجلی کوندجاتی تھی
درودیوار پر اک[2] روشنی سی جگمگاتی تھی

گھنی[3] ریش مبارک تھی کہ بھر[4] دیتی تھی سینے کو
نظارے کو مسیح و خضر نے مانگا تھا جینے کو

بلند[5] و دلفریب[6] و خوشنما تھی آپ کی گردن
"بت سیمیں" کی جیسے ہو تراشی یا ڈھلی[7] گردن

بغل[8] میں تھی سفیدی جسم اطہر کی طرح تاباں
بدن تھا مشک و عنبر[9] سے بھی خوشبودار بے پایاں

تھے چوڑے[10] دونوں شانے فصل[11] کچھ انمیں زیادہ تھا
ذرا ابھرا[12] ہوا تھا سینۂ پاک اور کشادہ[13] تھا

[1] واذا افتر ضاحکا افتر عن مثل سنا البرق (شیم الحبیب) [2] واذا ضحک یتلالا نورہ فی الجدار (ابوہریرہؓ) [3] کث اللحیۃ (شیم الحبیب) [4] تملاء صدرہ (شیم الحبیب) [5] وفی عنقہ سطع (ام معبدؓ) [6] احسن الناس عنقا (شیم الحبیب) [7] کان عنقہ جید دمیہ فی صفاء الفضۃ (ابن حسنؓ) [8] طبرانی و قرطبی [9] قال انسؓ ماشممت عنبرا قط ولا مسکا ولا شیئا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [10] عظیم المنکبین (شفا) [11] بعید ما بین المنکبین (ابن حسنؓ) [12] مستوۃ الصدر (ابن حسنؓ) [13] واسع الصدر (شیم الحبیب)

میانِ ہر دو[1] شانہ پشت پر مہرِ نبوت تھی
کبوتر کے جو انڈے[2] کی طرح تھی سرخ رنگت تھی

وہ سانچے میں ڈھلی[3] چاندی کی گویا پشت انور تھی
نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت تھی منور تھی

شکم اور[4] سینہ ہموار اک نمائش تھی جمالوں کی
تھی سینے[5] سے لکیر اک ناف تک باریک بالوں کی

تھے کچھ بال اوپری[6] حصے میں بازو اور سینے کے
بقیہ کل بدن بے[7] بال تھا مثل آبگینے کے

ما بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين (عن علیؓ و عن انسؓ) ۲ غدة حمراء مثل بيضة الحمامة (عن جابر بن سمرةؓ) ۳ كانما صيغ من فضة (مدارج النبوة)
۴ سواء البطن والصدر (ام معبدؓ) ۵ موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجری كالخط (عن حسنؓ) دقيق المسربة (نسيم الحبيب)
۶ عاری الثديين والبطن مما سوى ذالك اشعر الذراعين والمنكبين واعالی الصدر (عن حسنؓ)
۷ اَجْرَدُ (عن انسؓ).

تھیں پتلی[۱] پنڈلیاں ہموار اور شفاف زیبندہ
لطافت کا وہ[۲] عالم شاخ طوبیٰ جس سے شرمندہ
کلاں تھیں[۳] ہڈیاں مربوط[۴] اور پُر گوشت[۵] تھے اعضا
تھے لانبے[۶] ہاتھ، لمبی[۷] انگلیاں متناسب و زیبا
کفِ دست اور پنجے پائے اطہر کے کشادہ[۸] تھے
گداز و[۹] نرم، دیبا اور ریشم سے زیادہ تھے
قدم آئینہ[۱۰] سا قطرہ نہ پانی کا ذرا ٹھہرے[۱۱]
تھیں کم گوشت[۱۲] اور ہلکی ایڑیاں تلوے ذرا گہرے[۱۳]

۱؎ کان فی ساقیہ حموشۃ (مدارج النبوۃ) ۲؎ نظرت الی ساقیہ کانما جمارۃ (رد جح) ۳؎ ضخم العظام ۴؎ متماسکا ۵؎ عبل الذراعین والعضدین والاسافل (نسیم الحبیب) ۶؎ طویل الزندین (عن حسنؓ) ۷؎ سائل الاطراف او قال شائل الاطراف وفی روایۃ طویل الاصابع (عن حسنؓ) ۸؎ رحب الکفین والقدمین (نسیم الحبیب) بسط الکفین (مدارج النبوۃ) ۹؎ شثن الکفین والقدمین (عن حسنؓ) وکان لطیف البشرۃ رقیق الظاہر ولا مسست خزا ولا حریرا ولا شیئا قط الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابو سعید خدریؓ) خدا حسن البشر قدما (عبداللہ بن بریدہؓ) ۱۰؎ مسیح القدمین ینبوعنہما الماء اذا زال ۱۱؎ منہوس العقب (جابر بن سمرۃؓ) بقرآنہ

سیرت و شمائل

قدم قوت[1] سے اٹھتا اور جھک کر تا تھا دھرنے میں
بلندی[2] سے جو ہیئت ہوتی ہے نیچے اترنے میں

طمانینت[3] سے چلتے پاؤں رکھتے[4] تھے بڑھا کر کے
تواضع[5] سے نظر نیچی کئے سر کو جھکا کر کے

تھی سرعت[6] چال میں ہمراہ چل سکتا نہ تھا کوئی
زمیں لپٹی[7] سمٹتی آتی تھی بہر قدم بوسی

صحابہ کو کبھی[8] چلنے میں آگے کر دیا کرتے
کوئی ملتا تو پہلے خود[9] سلام اس کو کیا کرتے

بقیہ گزشتہ ۵؎ خمصان الاخمصین (المراد اعتدالہما بین خصر مرتفعا جدا) من حسنؓ ۱؎ تقلعا و یخطو تکفوا (حسنؓ)
۲؎ اذا مشی کانما ینحط من صبب (عن حسنؓ) ۳؎ وکان اذا مشی مشی مجتمعا یعرف فی
مشیہ انہ غیر غرض ولا وکل ای غیر ضجر ولا کسلان (عن جابر بن سمرۃؓ) ۴؎ ذریع المشیۃ
(عن حسنؓ) ۵؎ ویمشی ھونا (عن حسنؓ) ۶؎ ما رأیت احدا اسرع فی مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (ابوہریرہؓ) ولم یکن یماشیہ احد (ابوہریرہؓ) ۷؎ وکان اسرع فی المشی کانما الارض

کوئی اپنی ضرورت[۱] کے لئے گر روک لیتا تھا
کھڑے رہتے تھے جب تک خود نہ ہٹ کر چھوڑ دیتا تھا

توجہ سر پھرا کر دوسری جانب نہ فرماتے
کبھی جب دائیں[۲] بائیں دیکھنا ہوتا تو مڑ جاتے

حیا و شرم[۳] سے آنکھیں نہ آنکھوں سے ملاتے تھے
نہ نظروں کو کسی کے چہرہ پر اپنی جماتے تھے

تھی عادت دیکھنے کی گوشۂ[۴] چشم مبارک سے
کہ پورا سر نہ اٹھتا دیکھ لینے کو نظر بھر کے

فلک کی سمت[۵] بھی وحیِ خدا کی تاک رہتی تھی
مگر اکثر زمیں ہی پر نگاہِ پاک رہتی تھی

بقیہ گذشتہ تطوی له (وہب بن منبہؓ) ۸ یسوق اصحابہ (عن حسنؓ) ۹ ویبدأ من لقیه بالسلام (حسنؓ) ۱۰ من جالسه او قاومه لحاجة صابرة حتی یکون هو المنصرف (عن علیؓ) ۱۱ اذا التفت التفت جمیعا (عن حسنؓ) ۱۲ وکان من حیائه لایثبت بصره فی وجه احد (عبد اللہ بن عمرؓ) ۱۳ جل نظره الملاحظه (عن حسنؓ) ۵ خافض الطرف نظره الی الارض اطول من نظره الی السماء (عن حسنؓ) ۱۴ اذا صمت علاه الوقار (ام معبدؓ) ۱۵ طویل السکوت (عن حسنؓ) ۱۶ متواصل الاحزان دائم الفکرة لیست له راحة (عن حسنؓ)

مزاج پاک پر سنجیدگی[1] قربان رہا کرتی

جو چپ ہوتے سکوت[2] اور خامشی لمبی ہوا کرتی

ہمیشہ آخرت[3] کی فکر میں مغموم و رنجیدہ

کبھی راحت نہ پاتے ہر گھڑی افسردہ ژولیدہ

گہن[4] جب ہوتا تھا یا جب ذرا آندھی کا رخ پاتے

تو گھبرا کر نماز اور ذکر میں مشغول ہو جاتے

ہمہ اوقات[5] باللّٰہ و مع اللّٰہ و بامر اللّٰہ

بہر آن و زماں للّٰہ و فی اللّٰہ و لوجہ اللّٰہ

نوافل[6] سے شغف اور اس کی کثرت اتنی فرماتے

قیام لیل میں پائے مبارک ورم کر جاتے

---

[1] اذا صمت علاہ الوقار دام صمتہ [2] طویل السکوت (عن حسنؓ)

[3] متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیست لہ راحۃ (عن حسنؓ)

[4] قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فخرج فزعًا یجر ثوبہ (تیسیر الوصول)

[5] کان باللّٰہ و للّٰہ و فی اللّٰہ و مع اللّٰہ فی کل لحظۃ و آن (شیم الحبیب)

[6] و کان یصلی حتی یرم قدماہ (شیم الحبیب)

ترحم سے[۱] خدا نے عرش سے آواز دی طٰہٰ
مشقت اور محنت آپ سے ہم نے نہیں چاہا

نمازوں میں[۲] وہ ضبط گریہ اشکِ غم کے پینے سے
نکلتی تھی صدا پکتی ہوئی ہانڈی کی سینے سے

ضرورت[۳] بولنے کی جب نہ ہو خاموش رہتے تھے
کہ ہر گز بے محل[۴] اور بے ضرورت کچھ نہ کہتے تھے

صحابہ میں کبھی[۵] جب رعب و دہشت کا اثر پاتے
تو خوش طبعی بھی کرتے تھے مگر حق بات[۶] فرماتے

نہ کوئی لفظ لایعنی[۷] زبانِ پاک پر لاتے
ثواب و اجر کی جو بات ہوتی تھی وہ فرماتے

۱؎ فقال ربہ تعالیٰ وتقدس رحمۃ لہ طٰہٰ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقیٰ ای لتتعب نفسک (قرآن) ۲؎ وکان یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل من البکاء (شیم الحبیب) ۳؎ ولا یتکلم فی غیر حاجۃ ۴؎ ولا مفند (ام معبدؓ) یحزن لسانہ الا مما یعنیہم (عن علیؓ) ۵؎ وکان یمازح المومنین احیانا لتطییب قلوبہم ۶؎ قال صلی اللہ علیہ وسلم انی لا امزح ولا اقول الا حقا ۷؎ قد ترک نفسہ عن ثلاث

نہ اپنے[1] جی کی خواہش سے لبوں پر کوئی حرف آیا
وہی فرماتے تھے جس کا خدا نے امر فرمایا
کبھی جب گفتگو فرماتے تھے موتی بڑے[2] روتے تھے
کہ سب الفاظ واضح، غیر مبہم[3]، صاف ہوتے تھے
اگر الفاظ گنتا کوئی گن لیتا[4] تھا آساں تر
کہ ہر اک لفظ کو بالفصل فرماتے تھے منہ[5] بھر کر
کلام ایسا[6] مکمل، جامع و پُر مغز حقانی
نہ بالکل مختصر، مغلق، ادھورا[7] ہی نہ طولانی

بغیر گذشتہ الرّباء والاکثار ومالایعنیہ (عن علیؓ) ۵ ولایتکلم الّا فیما یرجو ثوابہٗ۔ ۱ وماینطق عن الهوٰی الاوحی یوحٰی (قرآن) ۲ کانَ منطقه خرزات نظم یتحدرن (امّ معبدؓ) ۳ کان فی کلامہ ترتیل وترسیل (جابر بن عبداللہؓ) ۴ کان یتکلم بکلام بین فصل یحفظهٗ من جلس الیہ وفی روایۃ کان یحدث حدیثا لوعدّہ العادّ لاحصاہ (عن عائشہؓ) ۵ یفتح الکلام ویختمہ باشداقہٖ ۶ ویتکلم بجوامع الکلم فصلا لا فضول فیہ ولا تقصیر ۷ لانذر ولاهذر (امّ معبدؓ)

نہ آواز آپ کی باریک ہی تھی اور نہ موٹی تھی
پڑی جلیسی[۱] تھی، بھاری پن تھا، پُرعظمت تھی دلکش تھی

طبیعت[۲] نرم جو سب کو موافق ہو بہ آسانی
وہ میٹھے اور پیارے[۳] بول پتھر جس سے ہو پانی

وہ چشمِ التفات[۴] ایسی وہ اندازِ بیاں[۵] ایسا
مخاطب میں ہی تھا ہر ایک کو ہوتا گماں ایسا

عنایت اور[۶] توجہ سے نہ ہوتی تھی تمیز ان کو
ہر اک یہ جانتا میں ہی زیادہ ہوں عزیز اُن کو

---

[۱] وَفِي صَوْتِهٖ صَحَلٌ (ام معبدؓ)، [۲] دَمِثًا ليس بالجافی لين الجانب (عن حسنؓ)، والينهم عريكة [۳] كان حلو المنطق (ام معبدؓ) اَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً [۴] وكان يقبل بوجهه وحديثه على حتى ظننت انى خير القوم (عمرو بن العاصؓ)
[۵] وان تكلم علاه البهاء (ام معبدؓ) [۶] ويعطى كل جلسائه نصيبه حتى لا يحسب جليسه ان احدا اكرم عليه منه (عن علیؓ)

کسی میں کوئی خامی قابلِ اصلاح گر پاتے
تو پوشیدہ بہ اندازِ خطاب عام فرماتے
کراہیت کی باتوں کا ضروری گر ہوا کہنا
تو باتوں کا اشاروں اور کنایوں میں فقط رہنا
تھے اخلاق عظیم آپ کے آئینۂ قرآں
خوشی اور ناخوشی سب میں اسی کے تابع فرماں
کشادہ دل، کشادہ رُو، خوش اخلاق اور خوش سیرت
کسی کی خردہ گیری، عیب جوئی کی نہ تھی عادت
نہ عادت چیخنے کی، سخت گوئی، تند خوئی کی
نہ خو غیرت دلانے، طعنہ دینے، ترش رُوئی کی

۱ ولا يشافه احدًا بما يكرهه ۲ وكان يكنى عما اضطر اليه من المكروهات (عن ابن عمرؓ) ۳ كان خلقه القران يرضى برضاه ويسخط بسخطه حتى قال الله انك لعلى خلق عظيم (عن عائشہؓ) ۴ كان اوسع الناس صدرًا (عن علیؓ) ۵ وانور البشر وفى رواية قد وسع الناس بشره (عن انسؓ) ۶ سهل الخلق حسن الخلق دائم البشر (عن حسنؓ) ۷ لاعياب ولايطلب عورته (عن حسنؓ) ۸ لاصخابا ۹ ولا فحاش (عن حسینؓ) بقیہ

درشتی تھی نہ تندی تھی نہ سختی تھی طبیعت میں
تعلق باپ کا سا مہربانی اور مروّت میں
کبھی غصے میں از جا رفتہ ہوتے اور نہ جھنجھلاتے
کسی سے ظلم کا بدلہ نہ لیتے، عفو فرماتے
امور دنیوی میں تو کبھی غصہ نہ فرمایا
کسی کو اپنے حق کے واسطے ڈانٹا نہ دھمکایا
کبھی بھی امر حق میں کوئی کوتاہی نہ فرماتے
نہ تھے ہرگز تجاوز کر کے ناحق کی طرف جاتے
وہ صبر و حلم کا عالم دعا دی دشمنِ جاں کو
نہ اپنے ہاتھ سے مارا کسی انسان و حیواں کو

بقیہ گذشتہ لم یکن فاحشا ولا متفحشا (عن عائشہؓ) ۱۸ لا یعیرہ ولا المهین ۱۹ ولا عابس (ام معبدؓ) ۱ لیس بفظ ولا غلیظ ۲ قد وسع الناس بسطہ وخلقہ فصار لهم ابا ۳ لا یغضبہ شیٔ یستفزہ الغضب وفی روایۃ لا یستفزہ الغضب ۴ ولا یجزی السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویصفح (عن عائشہؓ) وفی روایۃ ما انتقم لنفسہ ۵ ولا یغضب لنفسہ ولا ینتصر لها (عن حسنؓ) ۶ ما قال لی اف قط وما قال لشیٔ صنعتہ

تحمّل اجنبی کی ناروا باتوں کا فرماتے
کرے بے تہذیبیوں گستاخیوں کو ضبط کر جاتے

خلافِ طبع باتوں سے تغافل کر لیا کرتے
نہ باتوں کی پکڑ کرتے نہ شرمندہ کیا کرتے

وہ حسنِ خلق سے دشمن کے رخ کو موڑ لیتے تھے
عطا و لطف سے ٹوٹے دلوں کو جوڑ لیتے تھے

تھکے ہارے ہوؤں کا بوجھ اٹھا لینے کی عادت تھی
مریضوں کی عیادت بھی، جنازوں میں بھی شرکت کی

حیا و صبر حلم و علم کی مجلس امانت کی
نہ شور و غل نہ تہمت کی نہ عیبوں کی اشاعت کی

بقیہ گذشتہ لم صنعتہ ولا لشیٔ ترکتہ لم ترکتہ (عن انسؓ) ۱۵ لا یقصر عن الحق ولا یجاوزہ الی غیرہ ۱۶ ویصبر للجاھل (عن انسؓ) ۱۷ یتغافل عما لا یشتھی ولا یؤیس منہ ۱۸ وکان یبسط وجھہ للکافر والعد ورجاء ایلانہ وکان یقبل بوجھہ وحدیثہ علی اشرا لقوم یتألفھم بذلک ۱۹ وکان یحمل الکل ۲۰ ویعود المرضیٰ فی اقصی المدینۃ ویشھد الجنازۃ ۲۱ مجلسہ مجلس حلم وحیاءٌ

کبھی مجلس میں اپنے پائے اقدس کو نہ پھیلاتے
خدا کا ذکر اٹھتے[٢] بیٹھتے ہر وقت فرماتے

جگہ[٣] اپنی نہ مجلس میں کوئی مخصوص فرماتے
کنارے[٤] بیٹھ جاتے اور یہی لوگوں کو سکھلاتے

سبھی[٥] اس مجلس انور میں یکساں اور برابر تھے
مگر[٦] وہ جو کہ تقویٰ کے سبب افضل ہوں برتر تھے

مسائل[٧]، واقعے، حالات جو لوگوں کو پیش آتے
وہ خبریں پوچھتے رہتے انھیں[٨] معلوم فرماتے

بقرگذشتہ وصبر وامانۃ (عن علیؓ) ع۹ لا ترفع فیہ الا حوات ولا توبن فیہ الحرم ولا تنثی فیہ (عن علیؓ) ع۱ ولم یرتط مادارجلیہ بین اصحابہ ع۲ لایجلس ولایقوم الا علی ذکر ع۳ ولا یوطن الاماکن وینھی عن ایطانھا ع۴ جلس حیث ینتھی بہ المجلس ویأمر بذلک ع۵ وصار وعندہٗ فی الحق سواء وفی روایۃ فاما تقدیرہٗ ففی تسویۃ النظر والاستماع بین الناس (عن علیؓ) ع۶ وصار وعندہ فی الحق متقاربین متفاضلین فیہ بالتقویٰ (عن علیؓ) ع۷ ویسئل الناس عما فی الناس (عن حسنؓ) ع۸ ویتفقد اصحابہ۔

نہ باتوں کو کسی کی درمیاں میں قطع فرماتے
مگر جب گفتگو حد سے گزر جاتی تو اٹھ جاتے

بہ شفقت جاں نثاروں کی خبر گیری کیا کرتے
کہ حالاتِ صحابہ کے تفقد میں رہا کرتے

سخاوت اور بخشش میں وہ فیاض و کرم گستر
عطا و جود میں تھے بادِ بارش خیز سے بڑھ کر

درِ اقدس پہ اپنی حاجتیں جو لیکے آتے تھے
مرادیں اپنی پاتے اور کچھ کھا پی کے جاتے تھے

کبھی محروم سائل کو نہ حتی الوسع لوٹاتے
نہ ہوتا تو بہ نرمی و لجاجت عذر فرماتے

---

۱ ولا یقطع علی احد حتی یتجوزہ فیقطعہ بانتہاء او قیام ۲ ویتفقد اصحابہ ۳ کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ ۴ یدخلون رُوّادًا ولا ینصرفون عنہ الا من ذواق (عن علیؓ) ۵ من سألہ حاجۃ لم یردہ الا بہا او بمیسور من القول (عن علیؓ)

متاعِ دنیویہ ہو کہ کوئی حکم ہو دیں
عمومی نفع پہونچاتے تھے فرماتے نہ تھے اخفا
سخاوت کے سبب سے بیشتر مقروض رہتے تھے
بچا کر کچھ نہ[1] رکھتے سائلوں سے لا نہ کہتے تھے
تریسٹھ[2] سال کی عمرِ مبارک آپ نے پائی
مسلسل تین دن بھی[3] پیٹ بھر روٹی نہیں کھائی
کھجوروں[4] اور پانی پر معیشت گھر کی چلتی تھی
گزر جاتے مہینے آگ چولھے میں نہ جلتی تھی
کئی راتیں[5] اور دن فاقوں سے اپنے کاٹ دیتے تھے
شکم پر بھوک کی شدت میں پتھر[6] باندھ لیتے تھے

[1] ولا یدخر عنهم شیئاً۔ [2] عن عائشة رضی الله عنها ان النبیّ صلی الله علیه وسلم مات وهو ابن ثلاث وستین سنة [3] ماشبع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة ایام تباعاً من خبز حتی مضیٰ لسبیله (عن عائشة) هلک رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یشبع هو واهل بیته من خبز الشعیر (عن عبد الرحمٰن بن عوفؓ) وفی روایة لم یمتلی جوف

تھا بستر[۱] ٹاٹ کا اور کھردری سی چارپائی تھی
لگائی جس میں ہوتی چھال کی رسی کھجوروں کی

کبھی آرام فرما اس پہ جب ہوتے تھے پیغمبر
نشانات اس کے پڑ جاتے تھے پہلوئے مبارک پر

تھا گھر[۲] کا کام بھی بازار سے[۳] سودا بھی لا دیتے
تھے جھاڑو[۴] بھی لگاتے اپنے جوتے آپ سی[۵] لیتے

وہ اُکڑو[۶] یا دوزانو[۷] بیٹھتے جب کھانا کھاتے تھے
نہ تکیہ اور سہارا[۸] کچھ، نہ ٹیک اپنی لگاتے تھے

بیر گز شبع النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبعاً قط ولے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت ان کنا آل محمد نمکث شہراً ما نستوقد بنار ان ہو الا التمر والماء ۔
۵ وکان جائعاً یلتوی طول لیلتہ من الجوع (عن عائشۃ رض) ۱ فرفع رسول
اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجر بن (ابو طلحہ رض) ۱ کان فراشہ مسحاً و
کان ینام احیاناً علی سریر مرمول بشریط حتی یؤثر فی جنبہ (عن حفصہ رض)
۲ و یخدم لنفسہ واہلہ وفی روایۃ ویتولی فی منزلہ مہنۃ اہلہ ۳ د
یحمل بضاعتہ من السوق ۴ ویقم البیت ۵ ویخصف نعلہ ۶ إنما کان

کبھی زانوئے چپ پر بیٹھتے دایاں کھڑا رکھتے
تواضع اور ادب کی شان کو جلوہ نما رکھتے

نیاز و احتیاج و بندگی کی شان دکھلاتے
کہ گو تھوڑی ہو نعمت قدر اور تعظیم فرماتے

کبھی میز اور چوکی پر نہ کھانا نوش فرماتے
زمیں پر بیٹھ جاتے اور دسترخوان پر کھاتے۔

ثرید و سرکہ اور میٹھی غذا محبوب رکھتے تھے
کدو اور شہد کو اور زیت کو مرغوب رکھتے تھے

بقیہ گذشتہ جلوسه للاكل جلوس المستوفز مقعيا (ام معبدؓ) رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا مقعيا يأكل تمرا (المقعى هو الذى يلصق اليتيه بالارض وينصب ساقيه عن البراءؓ) ۵ جثا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجيم المثلثة اى قام على ركبتيه جالسا على ظهور قدميه (عبد الله بن البرؓ) وقال ابن القيم ويذكر عنه صلى الله عليه وسلم انه كان يجلس للاكل متوركا على ركبتيه ويضع بطن قدمه اليسرى على ظهر اليمنى (شرح زرقانى) ۶ قال رسول الله عليه وسلم لا اكل متكيا (بخارى) ۷ ينصب الرجل اليمنى ويجلس على اليسرى (فتح البارى

نہایت شوق سے کھاتے کی ،،کھرچن،، آپ نے کھالی

تھا آبِ سرد و شیریں بھی پسندِ خاطرِ عالی

بہت کم سونے والے اور تھوڑا پیتے کھاتے تھے

رسولِ پاک کا ہنسنا یہ تھا بس مسکراتے تھے

جو سوتے تھے تو اپنی داہنی کروٹ پر ہوتے تھے

وہ دایاں ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھ کے سوتے تھے

وہ خراٹے بھی لیتے تھے کہ جس میں خوشگواری تھی

کہ ہوتی سانس میں آواز ہلکی پھونکنے کی سی

بقیہ گذشتہ ۲ تواضعاً للّٰہ و ادباً بین یدیہ (شرح زرقانی) ۳ یعظم النِّعْمَۃ وان دقّت لایذم منہ شیئاً ۔ ۴ ما اکل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیٰ خوان (عن انسؓ) ۵ کان یقعد علی الارض (عن عائشہؓ) وکان یقول اٰکل کما یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد ۔ ۶ فقلت لقتادۃ فعلیٰ ما کانو یاکلون قال علیٰ ھٰذہ السفر (شمائل ترمذی) ۷ کان یحب الخل والزیت والحلواء والعسل والدّباء (عن عائشہؓ) ۸ وکان یعجبہ الثفل یعنی ما بقی من الطعام (عن عائشہؓ) ۹ وکان احب الشراب الیہ الحلو البارد (عن عائشہؓ) ۱۰ وکان قلیل الاکل والنوم (ام معبدؓ) ۱۱ وکان ضحکہ متبسماً (ابو ہریرہ) ۱۲ وکان نومہ علی الایمن (ابو ہریرہؓ) ۱۳ وکان اذا اخذ مضجعہ وضع کفہ الیمنیٰ تحت خدہ الایمن (براء بن عازبؓ) ۱۴ واذا نام نفخ (ابن عباسؓ) شقہ

حدَثْ سے پاک[1] ہوتے باوضو رہتے جو سوتے تھے

کہ آنکھیں سوتی تھیں دل[2] سے مگر بیدار ہوتے تھے

وہ اکثر بیٹھنے[3] میں دونوں گھٹنوں کو کھڑا رکھتے

کنارے اس کے حلقہ دونوں ہاتھوں کا بنا رکھتے

ہر اک معمول[4] کا اک انتظام خاص رکھتے تھے

نہایت اعتدال اور[5] ضابطے سے سب ادا کرتے

کسی کوچے سے ہوتا جب گزر[6] محبوبؐ باری کا

تو چلتا کارواں اک نکہتِ بادِ بہاری کا

فضا ساری مہک جاتی تھی وہ جس راہ سے جاتے

نکلتے جستجو میں جو وہ خوشبو سے پتہ پاتے

---

[1] وکان ینام حتی یکون له غطیط فیصلی ولا یتوضأ وکان محروسًا علی حدث المنام (عن عکرمہؓ) [2] وانه کان یقظان القلب دائمًا [3] وکان اکثر جلوسه محتبیًا (ابن سعدؒ) [4] لکل حال عنده عتاد [5] معتدل الامر غیر مختلف (حسین بن علی) [6] عن جابر رضی الله عنه لم یکن یمر النبی صلی الله علیه وسلم فی طریق فیتبعه احد الا عرف انه سلکه من طیبه (رواہ البیہقی)

نہ عطر عود و عنبر نے مہک مشک تتاری کی
وہ اک[1] خوشبوئے ذاتی حضرتِ محبوبِ باری کی

پسینہ[2] پونچھ کر رکھتے صحابہ جسمِ اطہر کا
جو خوشبو میں گلاب و مشک و عنبر سے بھی بہتر تھا

مصافح[3] جس کو ہونے کی سعادت ہاتھ آتی تھی
تو پورا دن گذر جاتا مگر خوشبو نہ جاتی تھی

کسی بچے کے سر[4] پر دستِ رحمت پھیر گر دیتے
تو سب بچوں میں خوشبو سے اُسے ممتاز کر دیتے

بقیہ گزشتہ فی التاریخ الکبیر) [1] قال اسحٰق بن راھویہ ان تلک کانت رائحتہ بلاطیب [2] ونام فی دار انس فعرق فجاءت امہ بقارورۃ تجمع فیہا عرقہ فسألہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذٰلک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو اطیب الطیب

[3] وکان یصافح المصافح فیظل یومہ یجد ریحہا (عن انسؓ)

[4] فیضع یدہ علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان بریحہا (عن انسؓ)

وہ پیچھے سے بھی اپنے دیکھتے تھے جیسے آگے سے
اندھیرے میں بھی آتا تھا نظر مانند اجالے کے

انھیں قدرت تھی یکساں قرب و دوری کے نظاروں کی
ثریا میں نظر آتی چمک گیارہ ستاروں کی

مقابل میں نہ تھا کوئی دلیری اور شجاعت میں
برابر تیس یا چالیس مردوں کے تھے طاقت میں

رُکانہ پہلواں ملک عرب کا رستمِ اعظم
کیا اس نے یہ شرط اسلام لے آنے کی مستحکم

میں لے آؤں گا ایماں تم سے کشتی میں اگر ہارا
رسول اللہ نے پکڑا اٹھایا اور دے مارا

۱؎ وکان یریٰ من خلفه کما یریٰ من امامه (عن عائشہؓ) ۲؎ وکان یریٰ فی الظلمة کما یریٰ فی الضوء (عن عائشہؓ) ۳؎ وکان یریٰ من بعید کما یریٰ من قریب (عن عائشہؓ) ۴؎ وکان یریٰ فی الثریا احد عشر کوکبا (عن عائشہؓ) ۵؎ ما رأیت اشجع ولا انجد من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم (ابن عمرؓ)

دوبارہ اور سہ بارہ پھر اٹھا اپنا لئے کس بل

نبیؐ نے پھر پچھاڑا عقل اس کی ہوگئی مختل

لباس اکثر رہا کرتا[1] سفید[2] اور کھدر[3] ذرا موٹا

جو ہوتا نصف[4] پنڈلی تک نہ لانبا ہی نہ تھا چھوٹا

کبھی پوشش[5] تھی لنگی اور چادر دھاری[6] والی

کبھی کملی[7] بھی جسمِ پاک پر اوڑھے ہوئے کالی

بقیہ گذشتہ ۲؎ اعطی قوۃ ثلاثین رجلا وروی قوۃ اربعین رجلا (عن انسؓ)

۳؎ وصرع رکانۃ اشد اھل زمانہ حین دعاہ الی الاسلام وصارع ابا

رکانۃ فی الجاھلیۃ وعاودہٗ ثلث مرات کل ذالک یصرعہ (عن عائشہؓ)

۱؎ کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہ القمیص۔

(ام سلمہؓ) وکان یحب الثوب الابیض والقمیص (ابن عباسؓ) ۲؎ علیکم بالبیاض

من الثیاب لیلبسھا احیاءکم وکفنوموتاکم فانھا من خیار ثیابکم

(ابن عباسؓ) ۳؎ وکان یلبس فی الغالب الشملہ والکساء الخشن والبرد الغلیظ

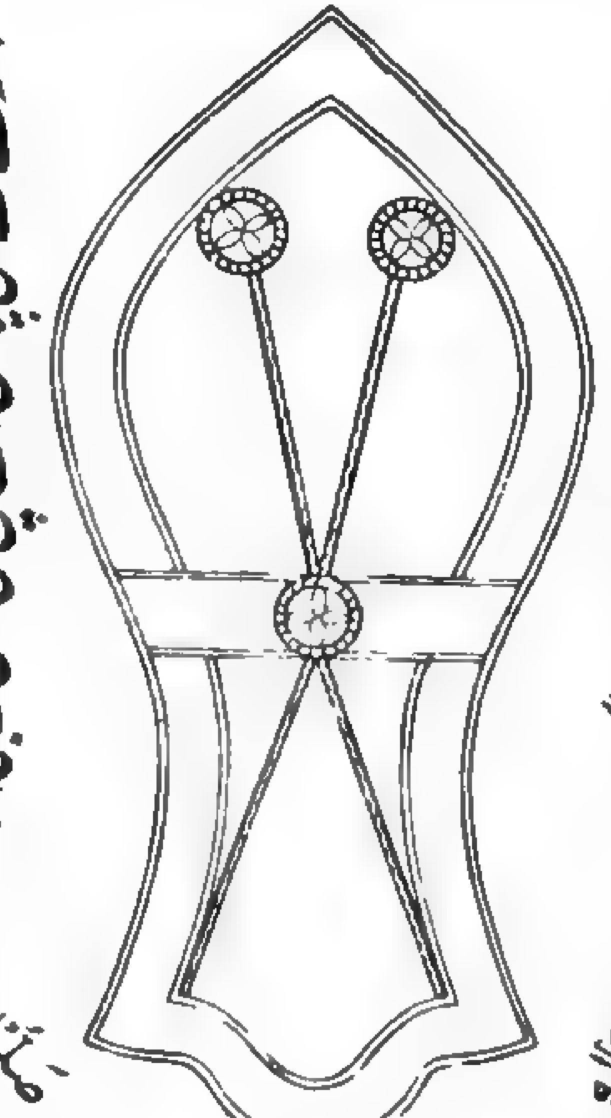
۴؎ وکان ذیل قمیصہ وردائہ الی انصاف ساقیہ (شرح زرقانی علی المواہب)

۵؎ وکان یأتزر الی انصاف ساقیہ (ابن عباسؓ) ۶؎ وکان یحب الحبرۃ (ابن عباسؓ)

۷؎ وکان یلبس مرط شعر اسود (ابن عباسؓ)

تھی چپل کیطرح کی ساخت نعلین معلّٰی کی
زباں کی شکل کی ہیئت تھی جو چرم مصفّٰی کی

دو تھیں تسمے پیوستہ پار ۲ انگشت میں دو پیاں جس میں
تو دو دو ابھرا تھا اور دوسرے ٹھیکے دو سلے میں



وہ تسمے ڈال لیتے انگلیوں میں اپنی ہر دم
انگوٹھے ساتھ کی تھی ۳ پاس کی اور بیچ کی انگلی کے ساتھ والی میں

هذا مثال نعاله

صلی اللہ علیہ وآلہ

۱؎ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان (شمائل ترمذی) ۲؎ (زرقانی) ۳؎ یلبس النعال التی لیس فیہا شعر (ابن عمرؓ شمائل ترمذی) ۴؎ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلین مخصوفتین (عمرو بن حریثؓ) ۵؎ شمائل ترمذی خصائل نبویؐ، ۶؎ مثنی شراکہما (ابن عباسؓ) ۷؎ وکان علیہ السلام یضع احد القبالین بین الابہام والتی تلیہا والاخریٰ بین الوسطیٰ والتی تلیہا (حاشیہ شمائل ترمذی و خصائل نبوی)

نوگرانی درست ہے۔

☆ حضور ﷺ کے نعلین شریفین کے نقش جیسے نعلین پہننا!

سوال نمبر ۲۔ حضور ﷺ کے نعلین شریفین کا جو نقش مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں ہے اس جیسی بنا کر پہننا کیسا ہے جائز ہے یا نہیں؟ بہ سبب سنت پہننے کا شوق ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ فتح الباری جلد دہم (ص ۲۵۷) سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نعلین بھی اس طرح سے تھے اس لئے اگر کوئی شخص بغرض اتباع سنت اس طرح کے نعلین پہنے تو اس کی اجازت ہے۔

☆ بحالت صوم دھواں سونگھنا!

سوال نمبر ۳۔ ہمارے یہاں مسجد میں قبل از افطار عود بتی جلائی جاتی ہے۔ اگر اس کا دھواں سونگھا جائے تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ بہشتی زیور میں حضرت تھانویؒ نے مسئلہ لکھا ہے کہ لوبان سلگائی اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ صرف قضا واجب ہے اگر کوئی شخص قصداً خوشبو کی کوئی چیز جلا کر اس کا دھواں اپنی طرف لے گا اور اس کو سونگھے گا تو روزہ یاد ہونے کے باوجود دھویں کو داخل کرنا خواہ کسی بھی صورت سے ہو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ دھواں عنبر کا ہو یا اگربتی جلا کر اس کا ہو یا ان کے علاوہ کسی بھی چیز کا ہو (مسائل روزہ ص ۴۷)

☆ مسجد و مدرسہ میں غیر مسلم کا پیسہ لگانا!

سوال نمبر ۴: مسجد و مدرسہ کے کسی بھی کام میں غیر مسلم کا پیسہ لگانا جائز ہے؟ اس کا روپیہ مشتبہ ہو یا حلال، بہر دو صورت کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ مشکوک اور مشتبہ مال مسلم کا ہو یا غیر مسلم کا مسجد و مدرسہ میں اس کو استعمال نہ کیا جائے، اگر اس کی جائز کمائی ہے اور وہ باعث اجر و ثواب اور کار خیر سمجھ کر مسجد یا مدرسہ میں رقم دے رہا ہے اور اس کی اس رقم کو لینے میں فی الحال یا مستقبل میں کوئی اندیشہ (مثلاً یہ کہ کل کو وہ لوگ مندر کے لئے رقم کا مطالبہ کریں وغیرہ) نہیں ہے تو اس کو لے کر استعمال کر سکتے ہیں، بہتر صورت یہ ہے کہ اس کو کہہ دیا جائے کہ آپ اپنی رقم فلاں مسلمان کو دے کر اس کو مالک بنا دیجئے وہ اس رقم کو اپنی طرف سے مسجد یا مدرسہ میں لگائے۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ: اپنے دینی و ملی مسائل مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ استفتاء کے ساتھ جوابی لفافہ ضرور روانہ فرمائیں۔ نیز مرتب کے موبائل نمبر 9820992292 پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

DARUL IFTA WAL IRSHAD
Madrasa Anwar-E- Mohammadi
427, Squatter's Colony, Malad (East)
Mumbai-400097
Tele-Fax. 91-22-28786830
E-Mail: Fatawamuhammadi@ rediffmail.com

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی ● نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

راگ راگنی، گانے بجانے، لہو لعب اسلام میں سخت ممنوع ہیں

● نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھنے لگیں گے۔ (بخاری شریف)

● حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ ساز اور باجوں کو مٹا دوں۔ (ترمذی شریف)

● حضرت نافع سے مروی ہے، انھوں نے کہا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے ساز سُنا تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے ہی موقع پر تھا، حضورؐ نے مزامیر کی آواز سُنی اور آپؐ نے بھی اپنی انگشت مبارک اپنے کانوں میں دے لی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد)

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعضے لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے اور ان کے سروں پر معازف (باجہ ستار وغیرہ) اور گانے والیوں سے باجے بجوایا اور گوایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان کو بندر اور خنزیر (مسخ) بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

● حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (آدمی سے جانور بنا دینا) واقع ہوگا جب علی الاعلان ہو جائے گی گانے والیاں اور معازف (باجہ، ستار) وغیرہ۔ (ترمذی)

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک قوم اس اُمت سے آخر زمانہ میں بندر اور خنزیر بن جائے گی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہ ہوں گے بلکہ وہ صوم و صلوٰۃ و حج سب کچھ کرتے ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا، پھر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: انھوں نے معازف (باجہ ستار وغیرہ) اور گانے والیوں کا مشغلہ کیا ہوگا۔ (مسند ابی ابن الدنیا)

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ خدا لعنت کرے گا گانے والیوں پر اور اس پر جس کی خاطر گایا جائے۔ (ابن ابی الدنیا۔ بیہقی)

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس گھر میں تصویر یا کُتا ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف)

نوٹ: جس دکان، مکان، فلیٹ یا بنگلے میں تصویر یا کتا یا کھلونے کی تصویر یا کسی پیر و مرشد کا فوٹو وغیرہ ہوگا اس گھر میں یا دکان وغیرہ میں جب رحمت کے فرشتے داخل نہ ہوں گے اور جب عذاب کا فرشتہ داخل ہوگا تو اس کی زبان سے کلمہ نکلنا مشکل ہوگا۔ جس گھر میں مزامیر اور موسیقی آلات ہوں تو اس گھر میں خدا کی لعنت قیامت تک ہوگی۔ گانے بجانے اور عریانیت تصویر دیکھنا زنا کا منظر ہے۔ وقت آنے سے پہلے موت کی تیاری کرلیں لہٰذا توبہ و استغفار کرلیں۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ❁ سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں علمائے احناف اور مفتیان کرام کے فرمان کے مطابق گھر، مکان، دکان، وی سی آر، ڈش انٹینا اور، فحش تصاویر کا رکھنا اور دیکھنا کھُلا ہوا زنا ہے۔ ● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت والی زندگی کیلئے عمل کرے اور نادان وہ ہے جو اپنے نفس اور خواہشات کی تابعداری کرے اور اللہ تعالیٰ سے بے بنیاد امید رکھے۔

مفت | ماہر عملیات:- شیخ عبدالعلی اعظمی (سپاری والے)

ملنے کا پتہ | ڈی پی روڈ نزد ساگر سٹی۔ انصاری محلہ روم نمبر ۳۰۸/۳۰۹ - اندھیری (ویسٹ) ممبئی نمبر ۴۰۰۰۵۸

PHONE NO:

شاہی کتب خانہ

احادیث المبارکہ

- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليكونن في امتي اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف۔ رواه البخاري ۸۳۷/۲ کتاب الاشربه

- عن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عزوجل بعثني هدى ورحمة للمؤمنين وامرني لمحق المزامير والاوتار والصليب وامر الجاهلية

(مسند ابو داؤد الطیالسی)

- عن نافع قال سمع ابن عمر مزمارا فوضع اصبعيه على اذنيه ونأى عن الطريق، وقال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمع مثل هذا فصنع مثل هذا۔ (ابوداؤد ۶۷۴/۲)

- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشربن ناس من امتي الخمر يسمونها بغير اسمها يعزف على رؤسهم بالمعازف والمغنيات يخسف الله بهم الارض ويجعل منهم القردة والخنازير۔

(رواه ابن ماجه)

- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الامة خسف ومسخ وقذف وقال رجل من المسلمين يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ومتى ذلك قال اذا ظهرت القيان والمعازف وشربت الخمور۔

(رواه الترمذی)

- عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يمسخ قوم من امتي في اخر الزمان قردة وخنازير قالوا يا رسول الله امسلمون هم قال نعم يشهدون ان لا اله الا الله واني رسول الله ويصومون قالوا فما بالهم يا رسول الله قالوا اتخذوا المعازف والقينات والدفوف وشربوا هذه الاشربة فباتوا على شرابهم ولهوهم فاصبحوا وقد مسخوا۔

- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله المغنيات والمغنى له۔

- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل ملائكة الرحمة بيتا فيه كلب او صورة۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

لا يدخل ملئكة الرحمة في دكان ومكان ومنزل فيه كلب او صورة من شد ولعبة، واذا دخل فيه ملك الرحمة ما خرجت من لسانه كلمة ولعنة الله ابدا على بيت فيه مزاميرا او معازف او الات الموسيقية۔ والنظر الى الغناء والصورة العارية منظر الزنا۔ فاستعدوا ايها الناس قبل ان ياتي الاجل بغتة واستغفروا الذنوبكم۔

- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انما الشديد الذي يملك نفسه ويعمل لحياة بعد الموت والسفيه الذي يتبع هواء نفسه ويرجوا من الله بالباطل

شاهی کتب خانه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنے والا وقت قریب آ رہا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔)

ہر نفس اپنی مدت معینہ تک زندہ رہنے کے بعد بالآخر مرے گا۔ یہ نظام فطرت ہے اور ہر فرد پر منطبق ہے۔ ہم روز بروز اپنی موت کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ آج کا دن بھی جو گزر رہا وہ ہماری زندگی سے کم ہو گیا اور ہم ایک دن موت کے قریب پہنچ گئے۔ اسی طرح جب ایک دن اپنی زندگی کا پورا ہو جائے گا تو موت آ جائے گی اور ہم قبروں میں پہنچ جائیں گے۔ قبر حیات انسانی کے بعد موت کی بھی سخت ترین منزل ہے وہ برابر نوع انسانی کا انتظار کر رہی ہے۔ چنانچہ جب مردہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسکے کفن کو پھاڑ دیتی ہے، خون چوس لیتی ہے۔ گوشت کھا لیتی ہے۔ بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اور آدمی کے جوڑ جوڑ کو الگ کر دیتی ہے۔

دُنیا کا قیام بہت تھوڑا ہے لیکن اس کا دھوکا بہت ہی زیادہ ہے۔ اسکا زندہ بہت ہی جلد مر جائیگا۔ دُنیا کا مہارت طرف متوجہ ہونا دھوکے کے منہ ڈالدے تم دیکھتے ہو کہ یہ کتنی جلدی منہ پھیر لیتی ہے۔ نا سمجھ وہ ہے جو اسکے دھوکے میں پھنس جائے۔ کہاں گئے وہ لوگ جنھوں نے بڑے بڑے شہر آباد کئے۔ بڑی بڑی نہریں نکالیں اور باغات بنائے اور بہت تھوڑے دن رہ کر سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ اپنی صحت اور تندرستی سے دھوکے میں پڑ گئے۔ صحت کے بہتر ہونے سے انکے اندر نشاط پیدا ہو گیا اور وہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ اس سے بڑا بدنصیب کون ہو سکے ہاتھوں میں سب کچھ ہو مگر دل میں کچھ نہیں۔ جو دنیا کو سب کچھ دے جائے اور ساتھ کچھ نہ لے جائے! جو انسانوں کے درمیان خوشحال رہا ہو مگر جب خدا کے حضور میں حاضر ہو تو اسکو ننگے بھکاریوں کی صف میں کھڑا کر دیا جائے!

خدا کی قسم وہ لوگ مال کی کثرت کی وجہ سے قابل رشک تھے، ہزاروں رکاوٹوں کے باوجود وہ خود مال کماتے تھے اور جمع کرتے تھے اور اس مال کو جمع کرنے میں ہر قسم کی تکالیف کو خوشی سے برداشت کرتے تھے لیکن اب دیکھو کہ مٹی نے انکے جسموں کا کیا حال کر دیا، کیڑوں نے انکے جوڑوں اور ہڈیوں کا کیا حال بنا دیا۔ وہ لوگ اونچی اونچی مسہریوں اور نرم نرم گدوں پر فرشوں کے درمیان آرام کرتے تھے، عزیز و اقارب، رشتہ دار اور پڑوسی ہر وقت دلداری کو رہتے تھے لیکن اب کیا ہو رہا ہے! آواز دیکر ان سے پوچھو کیا گذر رہی ہے! غریب امیر سب ایک میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ مالداروں کو ان کے مال نے کیا نفع دیا، غریبوں کو ان کی غریبی نے کیا نقصان پہنچایا۔ ان کی زبان جو بہت چہکتی تھی اس کا حال پوچھو، ان کی روشن آنکھیں جو ہر طرف دیکھتی تھیں کیا ہوئیں۔ انکے خوبصورت چہرے کا حال پوچھا گیا ہوں، انکی نرم کھال والے جسم کہاں چلے گئے کیڑوں نے انکا کیا حشر بنا دیا۔

آہ! کہاں گئے انکے خدام و نوکر چاکر، جو ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ کہاں ہیں انکے وہ خیمے اور کمرے، کہاں ہیں انکے وہ مال اور خزانے جنکو جمع کر کے رکھتے تھے۔ ان شان و شوکت نے قبر میں جاتے وقت کوئی توشہ بھی نہ دیا۔ ان کی قبر میں کوئی بستر اور تکیہ بھی نہ بچھا دیا۔ قبر پر سایہ کے لئے کوئی درخت اور پھلواری بھی نہ لگا دی!

آہ! اب وہ بالکل اکیلے اور اندھیرے میں پڑے ہیں اب ان کیلئے رات دن برابر ہیں۔ نہ کسی سے مل سکتے ہیں نہ کسی کو اپنے پاس بلا سکتے ہیں کیسے نازک بدن مرد و عورتیں تھیں۔ آج انکے بدن سڑ گئے اعضا ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ آنکھیں نکل کر منہ پر گر گئیں۔ منہ میں پانی پیپ اور لہو بھرا ہوا ہے۔ سارے بدن میں کیڑے رینگ رہے ہیں۔ اُدھر یہ حال میں پڑے ہیں۔ اور انکے وارثان مزے اڑا رہے ہیں بیٹوں نے مکان اور جائداد پر قبضہ کر لیا، وارثوں نے مال تقسیم کر لیا۔

ہاں مگر بعض خوش نصیب ایسے بھی ہیں جنھوں نے اس دھوکے کے گھر یعنی دُنیا میں قبر کو یاد رکھا اور اپنے لئے توشہ جمع کیا اور اپنے پہنچنے سے پہلے اپنا سامان بھیج دیا۔ وہ اپنی قبروں میں مزے اڑا رہے ہیں۔ تر و تازہ چہروں کے ساتھ راحت و آرام کے ساتھ۔

زندگی کی جس رنگ و بے میں دُنیا پرستی رچی ہوئی ہو کیا اس سے اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ بستر جانکنی پر ہونٹ سے نکلے ہوئے آخری الفاظ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دے رہے ہونگے؟

اے وہ شخص جو کل قبر میں ضرور جائے گا تجھے آخر کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ کیا تجھے یہ اُمید ہے کہ یہ کمبخت دُنیا تیرے ساتھ رہے گی۔ تیرے یہ وسیع مکان اور باغ تیرے یہ نرم بستر اور گرمی سردی کے کپڑے تیرے ساتھ جائیں گے۔ یاد رکھ جب ملک الموت آ کر مسلط ہو جائیگا تو کوئی چیز اسکو ٹال نہ سکے گی۔ افسوس صد افسوس ہے وہ شخص جو آج اپنے مریض کے پاس بیٹھے کفن کا انتظام کر رہا ہے کل کو تجھے یہ سب

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں — سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

منجانب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

استقامت کے سترہ اسباب

مولانا سعید احمد خان صاحب

- جو اس کام کو دل کے ساتھ کرے گا وہ جمے گا۔
- جو ماحول میں رہے گا وہ جمے گا، جو ماحول سے کٹے گا وہ کٹ جائے گا۔
- امیر کی اطاعت اور مشوروں کا پابند رہے گا وہ جمے گا۔
- جو تواضع اختیار کرے گا وہ جمے گا، تکبر کے ساتھ چلے گا۔ وہ نہیں جم سکے گا۔
- جو ندامت، توبہ استغفار کے ساتھ چلے گا وہ جمے گا۔
- جو دوسروں کی غلطی اپنے اوپر لے گا وہ جمے گا، جو دوسروں پر ڈالے گا وہ نہیں جم سکے گا۔
- جو دوسروں کی غلطیات کی تاویل کر کے اچھے معنیٰ مطلب کی طرف لے جائے گا وہ جمے گا جو ہر بات کا الٹا مطلب نکالے گا وہ نہیں جمے گا۔
- جو اخلاص سے قربانی دیگا اللہ تعالیٰ اسے ہر حالت میں جمائیں گے ایسے موقعوں پر جب لوگوں کے قدم اکھڑ رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجہ کی رضا نصیب فرمائیں گے
- جو یہ کہے گا میری وجہ سے کام ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھا لیں گے۔
- حضرت جی فرمایا کرتے تھے جو نقل پر اکھڑے گا وہ اصل پر کیسے جمے گا ہم تو نقل کرنے والے ہیں۔
- جو روزانہ دعوت دے گا، اس کے جذبات بنتے رہیں گے جو دعوت نہیں دے گا اس کے جذبات ٹوٹتے رہیں گے
- جو اس کام میں رخنہ ڈالے گا وہ کٹے گا۔
- جو کسی کے عیب دیکھے گا وہ کٹے گا، جو اچھائیاں دیکھے گا وہ جمے گا۔
- بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے کام سے محروم غیبت، اعراض، تنقید، بدنظری، شہوت۔
- جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافق چلے گا، نفع نہیں اٹھا سکے گا حتیٰ کہ ایمان بھی نصیب نہ ہوگا۔
- جو آدمی اللہ پاک سے ڈرتے اور مانگتے ہوئے چلے گا وہ جمے گا، جنے کو مانگنا پڑے گا ورنہ ہل جائے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی استقامت کی دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابراہیم نے بھی دعا مانگی، "اے اللہ مجھے بت پرستوں کی بت پرستی سے بچا" حالانکہ ان سے بت پرستی کا بھی امکان نہ تھا۔ انہوں نے مانگا تو ہم کیا چیز ہیں۔
- جو پوری امت کا غم لے کر چلے گا اس کے قلب کی کیفیات کو اللہ تعالیٰ پورے عالم پر ڈالیں گے۔

مولوی فاروق صاحب کی وہ پانچ باتیں جن سے دل جڑتے ہیں:

۱۔ سلام کرنے سے ۲۔ اکرام کرنے سے ۳۔ ہدیہ دینے سے ۴۔ نام لے کر دعا کرنے سے ۵۔ پیٹھ پیچھے تعریف کرنے سے

بھائی عبدالوہاب صاحب کی وہ پانچ باتیں جن سے کبھی توڑ نہ ہوگا:

۱۔ ساتھیوں کی اصلاح کی فکر میں مت پڑو ۲۔ ساتھیوں کو اصول پر لانے کی فکر میں مت پڑو ۳۔ ساتھیوں کی خدمت کرو ۴۔ ساتھیوں کا اکرام کرو ۵۔ سب سے اہم بات اصولوں پہ جمے رہو۔

داعی کے آٹھ صفات: ۱۔ امت کے ساتھ محبت ہونا ۲۔ اپنی اصلاح کی نیت سے دعوت دینا ۳۔ جان، مال، وقت کی قربانی کا جذبہ ہونا ۴۔ تکبر اور بڑائی کے بجائے عاجزی و انکساری کا ہونا ۵۔ کامیابی ملنے پر اللہ تعالیٰ کی مدد سمجھنا ۶۔ لوگوں کے نہ ماننے پر نا امید نہ ہونا ۷۔ لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کرنا ۸۔ ہر نیک عمل کے آخر میں استغفار کرتے رہنا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط

ترجمہ۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم بہترین جماعت ہو جو دنیا میں لائی گئی ہے انسانوں کی اصلاح کیلئے کہ نیکی کرنے کو اور روکتے ہو برائی سے اور سچا ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

خود بھی پڑھئے دوسروں تک بھی پہنچایئے۔

نقطۂ۔ طالب دعائے خیر
شیخ عبدالعلیم علی

Mob 9930600198 / 9224207623

تفریغ وقت

رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سنت یہی ہے کہ دین کی محنت کیلئے اپنی جان ومال اور وقت لگادیا جائے ۔ اس کی فضیلتیں ملاحظہ ہوں ۔ دعوت الی اللہ یعنی اللہ رب العزت فرماتا ہے ۔ اِن تَنصُرُوا اللہَ یَنصُرکُم ۔ ترجمہ ۔ اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا ۔ ایک ایک دین کی بات بتانے پر ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے ۔ دین کا کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ستر ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا ۔ اس کام کی خاطر جہنم میں نہ ڈالے گا ۔ اور اس کیلئے اللہ نے ایسی جنت تیار کی ہے جس کو فرشتوں نے بھی نہیں دیکھی ۔ اللہ کی راہ میں ایک ساعت کا نکلنا ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے افضل ہے ۔ گھڑی بھر اللہ کی راہ میں نکلنا گھر کی ستر سال کی عبادت سے افضل ہے ۔ اللہ کی راہ میں ہر نیکی کا ثواب ، لاکھ نیکی کے برابر ہوجاتا ہے ۔ رمضان میں یہ ثواب ۴۹ کروڑ تک بڑھ جاتا ہے ۔ دین کا کام کرنے والے کے سر میں درد کا اجر قیامت کے میدان میں دیکھ کر لوگ چیخ اٹھیں گے اپنے اپنے ہاتھوں کو رنج و افسوس سے چباڈالیں گے ۔ اور کہیں گے کاش دنیا میں ہمارا بدن قینچیوں سے کتراجاتا آگ پر بھونا جاتا ۔ مگر یہ دعوت والا کام ہم کو مل جاتا ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں اور ہماری اولادوں کو اس کام کے لئے قبول فرمائے ۔ آمین ثم آمین

ایک روپیہ کروڑوں روپے سے زیادہ بہتر ہے

ترویج علم دین کے سلسلے میں ایک کوڑی خرچ کرنے کا اجر لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے برابر ہے سب سے بڑی نیکی شریعت اسلامیہ کی ترویج ہے اور شریعت کے کسی حکم کو زندہ کرنا ہے خصوصاً ایسے زمانہ میں جب کہ شعائر اسلام مٹتے چلے جارہے ہوں ۔ اور دین کے ایک مسئلہ کو رواج دینا اور اس کی تبلیغ کرنا کروڑہا روپیہ راہ خدا میں خرچ کرنے سے افضل ہے ۔ اور مسائل شرعیہ کو رواج دینے کی نیت سے ایک کوڑی خرچ کرنا لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے برابر ہے ۔ جو اس کے علاوہ کسی دوسری نیت سے خرچ کیے جائیں ۔ (مکتوبات حصہ دوم ص۱)

دین کے راستے کی بیماری کا ثواب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں ایک ساعت یا ایک دن یا اس سے بھی کم بیمار ہوا تو اسکے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔ اور اسکے لیے ایسے ایک لاکھ غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک لاکھ درہم ہو (مکتوبات خواجہ محمد معصوم ص۱)

ساٹھ سو دینار سے افضل ہے

... دینار خرچ کرنے سے افضل ہے ۔
نیز فرمایا اس راہ میں خرچ کرنا ایک دینار کا دوسری جگہ کسی نیک کام میں

کلونجی کو تم پہچانو اور لازم کر لو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔
(بخاری شریف)

کلونجی آئل موت کے سوا ہر مرض کی دوا

نبی کریم ﷺ نے کلونجی کے بارے میں فرمایا ہے یہ موت کے سوا ہر مرض کا علاج کرتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا سیاہ دانہ (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ مزید ساتھیو! ہمیں اسکے بارے میں کیا کہ ہم کلونجی اپنے استعمال میں رکھیں۔ خصوصاً اسکا تیل جو کہ تمام امراض کا علاج کرتا ہے۔ کلونجی کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں فاسفیٹ، آئرن، کاربوہائیڈریٹ کے مرکبات کے ساتھ ساتھ اینٹی بائیوٹک اجزا بھی شامل ہیں جو کہ جراثیم کو ہلاک کرتے ہیں۔ کیمیائی تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسکے دانوں میں کیروٹین CAROTENT بھی شامل ہیں جو جگر میں پہنچ کر وٹامن اے میں تبدیل ہو جاتا ہے یہ وٹامن کینسر کی روک تھام کی کوششوں کے لئے موثر ہے۔ دوسرے تجربوں سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس میں موجود جنسی ہارمون کیف آور اجزاء، پیشاب آور اجزاء، ہاضم اجزاء، اینٹی ایسڈ، سکون آور اجزاء اور دوسرے مرکبات شامل ہیں۔ حال ہی میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ کلونجی بیماریوں کی روک تھام میں تحریک پیدا کر کے بیماریوں کے خلاف مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔ کلونجی کا مستقل استعمال بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مدافعتی نظام پیدا کرتا ہے۔ وہ حضرات جو مستقل صحت کے خواہشمند ہوں انہیں کلونجی آئل اچھی طرح اور وقت کے کھانے میں ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ تیل کی معمولی مقدار شہد کے ساتھ ملانے سے نہایت مزیدار ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اسکے دوسرے متبادل یہ ہیں۔ کلونجی آئل پودینہ کے جوشاندے کے ساتھ، کلونجی آئل مالٹے کے جوس کے ساتھ، کلونجی آئل چائے کے ایک کپ کے ساتھ۔ کلونجی آئل کو روزانہ صحت کے لئے اپنا مستقل ساتھی بنالیجئے جو اسکے تمام امراض کا علاج کرتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کلونجی تمام امراض کے لئے شفا ہے۔ کلونجی مندرجہ ذیل بیماریوں کے لئے شفا ثابت ہو چکی ہے۔

☆ بال گرنا ☆ سر درد ☆ بے خوابی ☆ سر چکرانا ☆ کان کا درد ☆ خشکی اور گنج پن ☆ ایگزیما (جلدی بیماری) ☆ دانت کا درد ☆ گلے اور سانس کی نالی کا ورم ☆ دمہ ☆ معدہ کی خرابی ☆ جنسی مسائل ☆ تمام اقسام کی جلدی بیماریاں ☆ کھانسی ☆ داد اور جذام ☆ خوشنما رنگ روپ اور دلکش چہرے کے لئے ☆ ہڈی ٹوٹنے کے زخم جلد بھرنے کے لئے ☆ ذیابیطس ☆ نشار ☆ خون میں کولیسٹرول کی کمی کے لئے ☆ پتھری کے گھلنے اور خارج کرنے کے لئے ☆ پیشاب میں سوزش ☆ جگر کی جلن ☆ مثانہ کی پتھری ☆ گلے کا درد ☆ تمام اقسام کے سانس کے امراض ☆ حرارت اور کرنٹی ہوں کے علاج کے لئے ☆ قبض (درد شکم) ☆ پیچش ☆ معدہ اور آنتوں کی گیس۔ ان کے علاوہ بھی جن امراض میں کلونجی موثر ہے ان میں تولیدی عمل کی خرابیاں، آنکھوں کے امراض، اپھارہ اور دوسرے کیڑے شامل ہیں۔

مندرجہ بالا کی علامات، جنسی کمزوری، سستی اور کاہلی میں کلونجی اکسیر ہے اور ذہنی صلاحیت اور حافظہ کو بڑھاتی ہے۔

یاد رکھئے۔ ۱ ناشتہ سے قبل ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل ہر دن اور ہر ماہ جاری رکھئے۔

۲ رات کے کھانے کے بعد ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل لیں تو رات بھر سکون کی نیند آئے۔

۳ اگر آپ کلونجی کا استعمال مستقل بنیادوں پر کریں تو یہ ہر بیماری کا علاج ہے کلونجی آئل مختلف بیماریوں کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں پر استعمال کیا جائے۔

اعصابی تناؤ: ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل ایک کپ چائے کے ساتھ لیں آپ کو سکون ملتا ہے اور تناؤ کی تمام علامات دور کرتا ہے۔ **کھانسی اور دمہ:** سینہ اور کمر پر کلونجی آئل ملیں۔ تین کھانے کے چمچ کلونجی آئل [illegible] اور کلونجی آئل کو پانی میں ملا کر بھاپ لیں۔ **سستی اور کاہلی:** ایک کھانے کا چمچ کلونجی آئل مالٹے کے جوس کے ساتھ دس دن تک استعمال کریں۔ (آپ خود فرق محسوس کریں گے۔) قوت حافظہ اور حاضر دماغی: ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل ۱۰۰ گرام پودینہ کے جوشاندے کے ساتھ دس دن تک استعمال کریں۔ **ذیابیطس:** ایک کپ کلونجی، ایک کپ رائی [illegible] اور [illegible] کو ملا کر پیس لیں۔ ایک ماہ تک روزانہ [illegible] ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل کے ساتھ نہار منہ لیں۔ **گردے اور مثانے کی پتھری:** ۲۵۰ گرام کلونجی کو اچھی طرح پیس لیں اور ۲۵۰ گرام شہد ملا لیں۔ اس آمیزے کے دو کھانے کے چمچ کو ساتھ ایک کپ پانی میں ملا کر روزانہ نہار منہ ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل کے ساتھ لیں۔ **خوشنما رنگ و روپ و دلکش چہرے کے لئے:** ایک کھانے کا چمچ کلونجی آئل اور ایک کھانے کا چمچ زیتون کا تیل ملا لیں اور اس آمیزے کو چہرے پر مل کر ایک گھنٹے کے لئے چھوڑ دیں اس کے بعد صابن اور پانی سے دھو لیں (فرق واضح نظر آئے گا) **سفلی اور لمر کے لئے:** ایک چائے کا چمچ پسی ہوئی لونگ اور ایک کھانے کا چمچ کلونجی کا تیل، پودینہ کے جوشاندے میں ملا کر تین دن میں تھوڑا لیں۔ تمام امراض سے بچاؤ کے لئے (انشاء اللہ) ایک کھانے کا چمچ کلونجی آئل، ایک کھانے کا چمچ شہد کے ساتھ روزانہ صبح اس کو اپنا معمول بنا لیجئے اس سے آپ کو مکمل صحت محسوس کریں گے اور انشاء اللہ زندگی بھر کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جائیں گے۔ **ران اور ٹانگوں کی سوزش:** ران کو متاثرہ حصہ کو اچھی طرح صابن اور پانی سے دھو کر خشک کر لیں۔ پھر کلونجی آئل مل کر اگلی صبح تک کے لئے چھوڑ دیں۔ تین دن تک دہرائیں۔ آپ پہلے ہی دن سے (انشاء اللہ) فرق محسوس کریں گے۔ **امراضِ قلب اور تنگی شریان خون:** کلونجی آئل کو کسی بھی گرم مشروب کے ساتھ ملا کر پینے سے چربی پگھلا کر رگوں اور شریانوں کو کشادہ کرتا ہے۔ **کوڑھ اور جذام:** ۱۵ دن تک متاثرہ حصے پر سرکہ ملیں اور کلونجی آئل لگائیں۔ **منہ ختم کرنے کے لئے:** متاثرہ حصے پر لیموں کا [illegible] ملیں اور پھر کلونجی آئل لگائیں۔ اس عمل کو پندرہ دن تک دہرائیں اور اس دوران ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل دن میں تین بار پیتے رہیں۔ **کمر کے درد اور دوسرے السام کے گھٹیا کے لئے:** تھوڑا سا کلونجی آئل ہلکا گرم کر کے متاثرہ حصہ پر اچھی طرح مالش کریں اس کے ساتھ ساتھ ایک کھانے کا چمچ تیل دن میں تین بار پیتے رہیں۔ کرم ہاتھوں میں متوقع ہے۔ انشاء اللہ سر درد ماتھے اور چہرے کے دونوں طرف کانوں کے پاس کلونجی آئل ملیں اور ایک چائے کا چمچ دن میں تین بار۔ مسلسل ملتے سے مکمل طور پر سر درد ختم ہو جائے گا۔ **تیزابیت اور دوسری پیٹ کی تکالیف کے لئے:** ایک کپ دودھ ایک کھانے کے چمچ کلونجی آئل کے ساتھ دن میں تین دفعہ پانچ دن تک لیں پیٹ کی تمام خرابیاں دور ہو جائیں گی۔ **زچگی اور امراض نسواں:** (بچے کی پیدائش کے لئے) ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل گھیاں کے ساتھ ابال کر شہد سے میٹھا کر کے دن میں دو دفعہ ۱۰ دن تک لیں۔ **جنسی کمزوری:** ۱۰۰ گرام پسی ہوئی کلونجی اور زیتون کے تیل میں ملائیں اور ۱۰۰ گرام لیں، ۵۰ گرام کلونجی آئل، ۵۰ گرام زیتون کا تیل اور ۱۰۰ گرام خالص شہد ملا لیں۔ ہر کھانے کے بعد ایک چمچ اس آمیزے کا لیں۔ یہ قوت حیات دوبارہ لوٹ آئے گی۔ **بال گرنا:** سر کو اچھی طرح سے صاف کریں اور ۱۵ منٹ کے لئے چھوڑ دیں اس کے بعد شیمپو اور پانی سے دھو لیں اور اچھی طرح خشک ہونے کے بعد پورے سر پر کلونجی آئل لگائیں۔ ایک ہفتہ تک یہ عمل دہرانے سے بال گرنا بند ہو جائیں گے۔ **آنکھ کی بیماریاں اور بھینگا پن:** پلکوں اور آنکھوں کے گرد سونے سے پہلے لگائیں۔ کلونجی آئل لگائیں اور ایک کھانے کا چمچ کلونجی آئل ایک کپ گاجر کے جوس کے ساتھ پیتے رہیں۔ یہ عمل ایک ماہ تک جاری رکھیں۔ **فشار خون:** جب بھی کوئی گرم مشروب پئیں اس میں ایک چائے کا چمچ کلونجی آئل ملا لیں۔ اور روزانہ نہار منہ لہسن کے دو جوے کھائیں ہر تیسرے دن سینے اور پیٹھ پر کلونجی آئل ملیں اور دھوپ سینکیں۔ یہ عمل ایک ماہ تک جاری رکھیں۔ **گردوں کی تکلیف اور بخار:** کلونجی کی سلیپ لیں اور ایک کھانے کا چمچ کلونجی آئل لیموں کے رس کے ساتھ صبح شام لیں۔ ایک کھانے کا چمچ کلونجی آئل ایک کپ دودھ میں ملا لیں۔ یہ آمیزہ دن میں دو دفعہ تھوڑی دیر تک لیں، انشاء اللہ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

ماہر عملیات: شیخ عبد العلی اعظمی

ملنے کا پتہ: ڈی پی روڈ نزد ساگر سٹی۔ انصاری محلہ روم نمبر ۳۰۸/۳۰۹۔ اندھیری (ویسٹ) بمبئی نمبر ۴۰۰۰۵۸

نوٹ: دوا کرنا اور دعا کرنا بندے کا کام ہے دعا کو قبول کرنا اور بیمار کو شفا دینا اللہ کی مرضی ہے۔

تصویر

حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے "خدا کے ہاں سخت سے سخت عذاب تصاویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔

حوالہ:۔ (۱) مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۶۶۳ حدیث نمبر ۴۲۰۲ تصاویر کا بیان۔
(۲) مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۲

حدیث: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

حوالہ:۔ (۱) مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۶۹۳ حدیث نمبر ۴۲۶۳ تصاویر کا بیان۔
(۲) مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۱۰

حدیث:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ بھر دیا جس میں تصویریں تھیں اور وہ چھوٹا سا تھا پس آپ دونوں دروازوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا قصور ہوا؟ آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے کہا یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے بنایا ہے تاکہ آپ اس پر لیٹیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتیں کہ فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو اور جو شخص تصویر بناتا ہے قیامت کے دن اس پر عذاب ہوگا، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے فرمائے گا کہ جو صورتیں تم نے بنائی ہیں ان کو زندہ کرو

حوالہ:۔ (۱) صحیح بخاری شریف جلد ۲ پارہ ۱۳ صفحہ ۲۶ حدیث ۴۵۵ پیدائش کا بیان
(۲) مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۶۹۳ حدیث ۴۲۹۰ تصاویر کا بیان۔
(۳) مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۱۱

حدیث:۔ حضرت رافع بن اسحٰق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہم (دونوں) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کو گئے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جس گھر میں مورتیاں یا تصویریں ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے

حوالہ:۔ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ حدیث ۶۹۳ باب الادب۔

میرے عزیز دوست! ان حدیثوں کو بیان کرنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ آج کل اکثر مسلمان بھائی اپنے اپنے گھروں کو تصویروں سے سجاتے ہیں کوئی ڈالڈا کی تصویر رکھتا ہے کوئی براتاکی کوئی فلموں میں کام کرنیوالے مٹ ٹینٹوں کی اور کوئی اپنی اور اپنے گھر والوں کی تصویروں کو مکان کی سجاوٹ کیلئے دیواروں پر لگا رکھتا ہے اب یہاں پر سوچنے کا مقام تو یہ ہے کہ جب کوئی ہمارے گھر میں مرتا ہے تو اسکی روح کو لینے کیلئے رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔ اب اگر حدیث کے مطابق جہاں تصویریں ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے تو اس گھر میں مرنے والے کی روح کو عذاب کے فرشتے لینے کو آئیں گے۔ کس قدر جہالت ہے۔ دنیا کی رونق، زینت اور محبت کا اندھا پن انسان کو جہنم تک لے جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادعیہ مسنونہ

۱	صبح ہونے کی دعاء	اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
۲	شام ہونے کی دعا	اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
۳	کھانا کھانے سے پہلے کی دعا	بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ
۴	شروع میں بھول جائیں تو یاد آنے پر	بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ
۵	کھانا کھانے کے بعد کی دعا	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
۶	وضو سے پہلے کی دعا	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
۷	غصہ کے وقت کی دعا	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
۸	جب کوئی احسان کرے	جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا
۹	مسجد میں داخل ہونے کی دعا	اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
۱۰	مسجد سے باہر نکلنے کی دعا	اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
۱۱	سوتے وقت کی دعا	اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى
۱۲	سو کر اٹھنے کی دعا	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ
۱۳	بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا	اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ
۱۴	بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ
۱۵	طبیعت کے موافق حالت پیش آنے پر	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
۱۶	جب چاند پر نظر پڑے	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ
۱۷	بارش کے وقت کی دعاء	اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا
۱۸	آئینہ میں چہرہ دیکھنے کی دعاء	اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ
۱۹	کسی کو ہنستا دیکھنے پر	اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ
۲۰	جب کسی کے یہاں دعوت کھائے	اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَسْقِ مَنْ سَقَانِيْ
۲۱	بازار میں داخل ہونے کی دعا	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
۲۲	سواری پر سوار ہونے کی دعا	سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
۲۳	منزل پر پہنچنے کی دعا	اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
۲۴	وضو کے بعد کی دعاء	اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
۲۵	پانی پینے کی دعا	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانِيْ عَذْبًا فُرَاتًا م بِرَحْمَتِهٖ وَ لَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا م بِذُنُوْبِنَا
۲۶	غروب آفتاب کے وقت کی دعاء	اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ
۲۷	گھر سے باہر نکلنے کی دعاء	بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
۲۸	گھر میں داخل ہونے کی دعاء	اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا
۲۹	......ھ پینے کی دعا	اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ
۳۰	طلوع آفتاب کے وقت کی دعاء	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا
۳۱	مریض کی عیادت کے وقت کی دعاء	لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
۳۲	کپڑا پہننے کی دعاء	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ

۳۳	کسی کو مصیبت و پریشانی میں دیکھنے پر	الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا
۳۴	نیا چاند دیکھنے کی دعاء	اللھم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربی وربک اللہ
۳۵	دسترخوان اٹھانے کی دعاء	الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا
۳۶	اعتکاف کی نیت	بسم اللہ دخلت وعلیہ توکلت ونویت سنت الاعتکاف
۳۷	افطار کے وقت کی دعاء	اللھم لک صمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلی رزقک افطرت فتقبل منی
۳۸	مجلس سے کھڑے ہونے کی دعا	سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک
۳۹	وضو کے درمیان کی دعاء	اللھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی
۴۰	کسی کو رخصت کرنے کی	استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک
۴۱	بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہونے کی دعاء	بسم اللہ مجرھا ومرسھا ان ربی لغفور الرحیم
۴۲	جب سفر کا ارادہ کرے	اللھم بک اصول وبک احول وبک اسیر
۴۳	سفر سے واپسی پر جب گھر میں داخل ہو	توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا
۴۴	سفر سے واپسی کی دعا	آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون

فرائض واجبات سنن

فرائض غسل کتنے ہیں؟	تین ہیں:	منہ بھر کے کلی کرنا، ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا، پورے بدن پر پانی بہانا کہ ایک بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔
فرائض وضو کتنے ہیں؟	چار ہیں:	پورا چہرہ دھونا، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا، دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا۔
تیمم میں کتنے فرائض ہیں؟	تین ہیں:	نیت کرنا، دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مار کر پورے چہرے پر ملنا، دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ملنا۔
نماز میں کتنے فرائض ہیں؟	چھ ہیں:	تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا، قیام یعنی کھڑا ہونا، قرأت یعنی قرآن کی تین چھوٹی آیت یا ایک بڑی آیت کا پڑھنا، رکوع کرنا، دو سجدے کرنا، قعدہ اخیرہ میں تشہد کے مقدار بیٹھنا۔
شرائط نماز کتنے ہیں؟	سات ہیں:	بدن کا پاک ہونا، کپڑے کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا، ستر کا چھپانا، نماز کا وقت ہونا، قبلہ کی طرف منہ کرنا، نیت کرنا
واجبات نماز کتنے ہیں؟	نو ہیں:	سورہ فاتحہ پڑھنا، اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا، ہر فرض کو اپنے موقع پر ادا کرنا، دو رکعت پر بیٹھنا، دونوں قعدہ میں تشہد پڑھنا، وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا، ہر چیز و اطمینان سے ادا کرنا، بہت جلدی نہ کرنا، فرض کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا۔
نواقض وضو کتنے ہیں؟	آٹھ ہیں:	پاخانہ یا پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی چیز کا نکلنا، ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا، بدن کے کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا، منہ بھر کے قے کرنا، لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا، بیماری یا اور کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا، مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔
وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟	تیرہ ہیں:	نیت کرنا، بسم اللہ پڑھنا، تین بار دونوں ہاتھ گٹوں سمیت دھونا، مسواک کرنا، تین کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، ہر عضو کو تین بار دھونا، ایک بار تمام سر کا مسح کرنا، دونوں کانوں کا مسح کرنا، ترتیب سے وضو کرنا، پے در پے وضو کرنا۔
غسل میں کتنی سنتیں ہیں؟	پانچ ہیں:	دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، استنجا کرنا، ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا، پہلے وضو کر لینا، پھر سارے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

ملتمس: شیخ عبد العلی اعظمی

[illegible]

Mobile 9224207623 9930[illegible]00196

[illegible]

برے اثرات والی ادویہ سے منع اور جدید سائنس

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے برے اثرات والی دواؤں سے منع فرمایا۔

(نسائی)

یہ ایک سیدھی سی بات ہے کہ جو بھی علاج کرے گا وہ شفا کی نیت ہی سے کرے گا۔ لیکن اس بات میں بہت سی ادویہ ایسی بھی جن کے ذیلی اور ناخوشگوار اثرات ہوتے ہیں۔ ایک مستند معالج دواؤں کے برے اثرات سے واقف ہوتا ہے اور اگر وہ کسی مریض کی حالت کے پیش نظر کوئی برے اثرات والی دوائی دینے پر مجبور ہو جائے تو اس کے ساتھ کیفیت کی اصلاح کرنے والی دوائی بھی شامل کر دیتا ہے جس سے مریض برے اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے لیکن بعض ادویہ ایسی ہیں جو ہر حال میں بری ہیں جیسے چنبل کے علاج میں Methorexate کی گولیاں یا دمہ اور الرجی میں Cortisone کے مرکبات۔ بالکل یہی حالت شراب کا ادویہ میں استعمال ہے یا اسے بطور دوا استعمال کرنا نقصان دہ ہے۔

اسی طرح اب جدید سائنس پنسلین کے استعمال کو ترک کر رہی ہے کیونکہ اس کے نقصان اس کے فوائد سے بڑھ کر سامنے آتے ہیں۔

حرام چیزوں میں شفا نہیں

اسلام نے حرام اور حلال کی تقسیم کر کے امت کو ایک عظیم رحمت اور عافیت سے مالا مال کر دیا ہے۔ موجودہ سائنس اب ان حرام شدہ چیزوں کی تحقیق کر کے واپس حلال کی طرف دوڑ رہی ہے۔

یورپ شراب اور سود کو جتنا پسند کرے لیکن موجودہ تحقیق نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے یہ دونوں چیزیں انسان اور انسانیت کے لئے زہر قاتل سے کم نہیں ہیں۔

آج ادویہ میں شفا کیوں نہیں۔ دراصل یہ ادویات یورپ اور مغربی ممالک سے بن کر آتی ہیں اور ان کے اندر ایسی حرام چیزیں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے شفا نہیں بلکہ وعید اور عذاب ہے۔

دنیا جہان کی جو حرام، مکروہ اور غلیظ چیز ایلوپیتھی کی ادویات میں موجود ہے وہ شاید کسی اور چیز میں نہ ہو۔

اب ہم ہر روز نئی ادویات بدلتے ہیں لیکن افاقہ ندارد۔

ایک صاحب معرفت بزرگ فرمانے لگے کہ آج ہم حرام مال سے حرام دوائی خرید کر صحت مند ہونا چاہتے ہیں ایسا ناممکن ہے۔ پھر فرمانے لگے لباس حرام، بستر، مکان اور پانی حرام ان تمام حراموں میں سکون نہیں اب سکون کے لئے حرام ادویہ کا سہارا لیتے ہیں لیکن ان میں بھی سکون میسر نہیں حالانکہ سکون حلال میں ہے۔

حضرت ام درداءؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ **ان اللہ تعالی خلق الداء والدوء فتداووا ولا تتداووا بحرام**

(طبرانی)

"اللہ تعالیٰ نے بیماریاں نازل فرماتے ہوئے ان کا علاج بھی نازل کیا ہے۔ اس لئے علاج کرتے رہنا چاہئے۔ البتہ حرام چیزوں سے علاج نہ کیا جائے"۔

طارق بن سویدؓ اور دوسرے اطباء نے علاج کے لئے انگور کی شراب کے بارے میں دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

لا شفاء فی الحرام

"حرام چیزوں میں شفا نہیں ہوتی"۔

حرام جانوروں کے گوشت، خون، شراب، منشیات اور زہریلی ادویہ میں شفا نہیں ہے۔ چند سال پہلے تک ڈاکٹر نمونیہ کے مریضوں کو برانڈی پلاتے تھے۔ مگر اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے برانڈی جسم کی قوت مدافعت کو ختم کر کے مریض کی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لئے اب غیر مسلم ڈاکٹر بھی برانڈی کو ترک کر چکے ہیں۔ سور کے لبلبہ سے بننے والی انسولین ذیابیطس کے مریض کے لئے شفا کا باعث نہ بن سکی اور اب متروک ہو گئی ہے۔